

# مسیح

## میں کیسے نشوونما پائیں؟

جیک ڈی - کنیٹر

مترجم  
ڈاکٹر ایلیاہ میسی

# مسح میں کیسے نشوونما پائیں؟

از  
جیک ڈی۔ کیمپر

مترجم  
ڈاکٹر ایلیاہ میتی

اردو سنتر فار ریفارمنڈ تھولوچی

Urdu Center For Reformed Theology  
[www.ucrt.org](http://www.ucrt.org)

## جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

کتاب:	مسج میں کیسے نشوونما پا سکیں؟
مصنف:	جیک ڈی۔ کننیر
مترجم:	ڈاکٹر ایلیاہ میسی
سرورق:	لوری ہمفیل (Lori Hemphill)
اشاعت:	ما�چ 2020
قیمت:	یہ کتاب برائے فروخت نہیں ہے (Not for sale)
طبع:	ظفر سنز پرنٹرز، شمع پلازہ فیروز پور روڈ، لاہور
ناشرین:	اُردو سنسٹر فار ریفارمنڈ تھیولوژی <a href="http://www.ucrt.org">www.ucrt.org</a>

پی اینڈ آر پبلیشگ کمپنی، نیوجرسی (پوالیس اے) کی اجازت سے ترجمہ و اشاعت  
”شخصی اور گروپ مطالعہ کے لئے اس کتابچے کی پی ڈی ایف کاپی  
ہماری ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہے“

**اُردو سنسٹر فار ریفارمنڈ تھیولوژی**

Urdu Center For Reformed Theology

[www.ucrt.org](http://www.ucrt.org)

## فہرستِ مضمایں

صفہ	مضامین	سق
5		دیباچ
7	کیسے معلوم کیا جائے کہ آپ واقعی ایک سمجھی ہیں؟	پہلا سبق
14	ذعا کیسے کی جائے؟	دوسرा سبق
22	روح القدس کی قدرت سے کیسے زندگی گزاری جائے؟	تیسرا سبق
27	کلام مقدس سے کیسے مستفید ہوں؟	چوتھا سبق
35	گناہ پر کیسے غالب آیا جائے: معانی؟	پانچواں سبق
42	گناہ پر کیسے غالب آیا جائے: توبہ؟	چھٹا سبق
50	دوسروں سے کیسے محبت کی جائے؟	ساتواں سبق
60	ذکھوں کو کیسے برداشت کیا جائے؟	آٹھواں سبق
66	آپ اپنے جذبات کے ساتھ کیسے پیش آتے ہیں؟	نوواں سبق
75	مسیکی شادی کیا ہے؟	دواں سبق
81	گیارواں سبق وسائل کا کیسے استعمال کیا جائے؟	بارہواں سبق
90	دوسروں کو کیسے گواہی دی جائے؟	سبق چار کا ضمیمہ
96	بابل کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟	سبق دس کا ضمیمہ
100	شمبل کا انفرنس کا اہتمام کرنا	سبق دس کا ضمیمہ



## دیباچہ

”--- ہمارے خداوند مجھی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔۔۔“

(2-پطرس 3 باب 18 آیت)

گھاس جو بڑھتی نہیں وہ پیلی اور بھوری ہو کر سوکھ جاتی ہے۔ مجھی ایمانداروں کے لیے بھی یہ بات حق ثابت ہوتی ہے کہ اگر وہ نشوونما نہیں پاتے تو وہ غیر تحرک ہونے کے ساتھ ساتھ خبر بھی ہو جاتے ہیں۔ مسیحیوں کو کبھی مجھوں و کامل نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے بر عکس ان کو مسیح یسوع کے ہم شکل بننے کے لیے بلوغت اور چنگی میں نشوونما پانی چاہیے۔ اگر خدا مسیح میں آپ کو اپنے فرزند ہونے کا حق بخش چکا ہے تو وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ آپ اپنے ایمان میں ایک بچے سے ایک بالغ ایماندار مسیحی بن جائیں تا کہ آپ بذریعہ مسیح کی کامل صورت اختیار کرتے جائیں۔ ہمیں مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھنا ہے جو مسیح کے رحم کی تجدید کا ایک تجربہ ہے کہ کس طرح ہماری اُس سے گہری شناسائی ہو سکے جو تمام تر فضل اور زندگی کا سرچشمہ ہے۔

لیکن ہم کیسے نشوونما پاسکتے ہیں اور اس ضمن میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟ سب سے پہلا تو آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ صرف خدا ہی ہماری نشوونما کی وجہہ اور وسیلہ ہے۔ آپ یہ عمل خود نہیں کر سکتے۔ ”پس نہ لگانے والا کچھ چیز ہے نہ پانی دینے والا اگر خدا جو بڑھانے والا ہے۔ (1-کرنیشیوں 3 باب 7 آیت)۔ لیکن خدا لوگوں کو بھی استعمال کرتا ہے۔ کچھ بوتے ہیں تو کچھ پانی دیتے ہیں۔ آپ اپنے آپ نہیں بڑھ سکتے آپ کو دوسرا مسیحیوں کی ضرورت ہے جن کو خدا نے بونے اور پانی دینے کے لیے تیار کیا ہے کہ وہ آپ کو خدا کا کلام سکھائیں۔ لیکن آپ کو خود بھی کوئی کام سرانجام دینا ہے۔ 2-پطرس 3 باب 18 آیت میں آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔ خدا نے ٹالوٹ آپ کو طاقت بخشیے گا لیکن آپ کو خود بھی تحرک ہونا ہو گا۔

خدا نے آپ کو اپنا کلام مہیا کیا ہے یعنی باہل تاکہ آپ کی بلوغت کی جانب تربیت کر سکے۔ چونکہ ”ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور ازام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے: تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے بالکل تیار ہو جائے:“ (2 میقہیں 3 باب 16 تا 17 آیات)۔

یہ کتابچہ آپ کی رہنمائی و مدد کے لیے ہے تاکہ آپ کلام مقدس میں اُس کی ہدایات پاسکیں۔ اس میں بارہ اسباق اس ترتیب کے ساتھ مرتب کیے گئے ہیں کہ آپ خود کلام مقدس کی آیات کو سامنے رکھتے ہوئے سوالات کے جوابات دے سکیں۔ ہر ایک سبق کے ہر ایک سیکشن میں آپ نے جو کچھ کلام مقدس سے سیکھا اُس کی مختصر وضاحت بھی پیش کی گئی ہے تاکہ آپ کو جو کچھ خدا نے اپنے کلام میں سیکھایا ہے اُس کو سمجھ سکیں اور یاد بھی رکھیں۔ اگر آپ اس کتاب کو کسی باہل اسٹیڈی گروپ کے لیے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو یہ بہتر ہو گا آپ پہلے گھر پر خود ہر سبق کا مطالعہ اور مشق کریں تاکہ باہل اسٹیڈی گروپ کے ساتھ بحث و اطلاع کے لیے مکمل طور پر تیار ہوں۔

لیکن یاد رکھیں اسباق کو محض مشقی شکل میں ہی نہ کریں ان کا اپنی زندگیوں پر اطلاق بھی کریں۔ محض کلام کو سن کر اپنے آپ کو دھوکہ نہ دیں۔ کلام مقدس آپ سے جو کہتا ہے وہ عملی طور پر خود بھی کریں بھی۔ (یعقوب 1 باب 22 آیت)

## کیسے معلوم کیا جائے کہ آپ واقعی ایک مسیحی ہیں؟

آپ کو مسیح میں بڑھنے کے لیے مسیح میں ہونا ضروری ہے۔ یعنی یہ کہ آپ کے لیے ایک حقیقی مسیحی ہونا لازم ہے۔ یہ پہلا سبق اسی مقصد کے پیش نظر تیار کیا گیا ہے کہ آپ معلوم کر سکیں کہ آیا آپ مسیحی ہیں یا نہیں۔ اگر ایسا نہیں تو آپ کس طرح پچھے مسیحی بن سکتے ہیں؟ مسیح کو جانا زندگی کے اہم ترین معاملات میں سے ہے۔ اسی طرح مسیح کو روڑ کرنا بے حد فضان دہ معاملہ ہے۔ اگر آپ ایک مسیحی ہیں تو یہ سبق آپ کے لیے نظر ثانی کے ساتھ ساتھ مد و گار بھی ہو گا۔ پوس رسول اور پطرس اس امر کی یاد دہانی کو اولین فرض سمجھتے تھے۔ (۱۔ کرتھیوں ۱۵ باب ۱ تا ۱۵ آیات؛ ۲۔ پطرس ۱ باب ۱۲ تا ۱۵ آیات)۔

### پارٹ 1: مسیح یسوع اور آپ کی ضرورت مسیح کی شخصیت اور کام / خدمت

فلپیوں 2 باب 6 تا 11 آیات

- ۱) تو صلیبی طور پر مسیح کون تھا؟ (6 آیت).....
- ۲) مسیح یسوع بلورِ خدا کا بیٹا، خدا باب اور روح القدس کے ساتھ ایک ہے اور حقیقی اور زندہ خدا بھی ہے۔ لیکن وہ تینوں انفرادی طور پر منفرد اور واضح رکن (اتاقیم) بھی ہیں جو قدرت اور جلال میں یکساں ہیں۔ جیسا کہ باپ بیٹا نہیں اور بیٹا روح القدس نہیں ہے۔ مگر وہ تین مختلف خدا نہیں بلکہ ایک ہی (واحد) خدا ہیں۔ وہ تینوں کامل اور حقیقی خدا ہیں۔ اس راز کو ہم تثنیث کرتے ہیں۔
- ۳) خدا کا بیٹا کیا بن گیا؟ (7 آیت).....
- ۴) مسیح کس حد تک عاجز اور فرمابردار بن گیا؟ (8 آیت).....

۵) خدا نے یوں مسح کی فرمانبرادی کے روکنے میں کیا کیا؟ (۹ آیت).....

..... ۶) اسی لیے ہر شخص کیا کریگا؟ (۱۰ تا ۱۱ آیات).....

۱۔ کرنتھیوں ۱۵ باب ۳ تا ۷ آیات

۱) مسح کس لیے موسا؟.....

۲) کیا وہ قبر میں ہی رہا؟.....

۳) کیا لوگوں نے مسح کی تدفین کے بعد اسے زندہ دیکھا؟.....

مسح کوئی عام شخص تھا نہ ہے۔ وہ حقیقی خدا ہے جو حقیقی انسان بنا۔ اس نے مسح کا مل خدا اور کامل انسان بھی ہے۔ مسح نسل انسانی کو بچانے کے لیے بطور انسان وہ سب کچھ کرنے آیا جو لوگ نہیں کر سکتے تھے۔ ہم خدا کے نافرمان ہوئے، اُس کے آئین کو توڑا اور سزا کے مستحق ٹھہرے۔ مگر مسح نے اپنے باپ کی کامل فرمانبرادی کی۔ اُس نے گناہ نہ کیا۔ مزید برا آں! اُس نے انسانوں کی سزا کو بطور کفارہ اپنے لیے قبول کیا۔ اُس نے اس طرح خدا کے گناہ کے بارے میں انصاف کے تقاضا کو پورا کیا۔ اس طرح خدا منصف بھی ہے اور رحم بھی کیونکہ مسح کی موت کے ذریعے اُس نے گناہ کی سزا کا تقاضا پورا کیا اور نسل انسانی کے گناہ بھی معاف کیے۔ مسح کی کامل فرمانبرادی کی وجہ سے خدا نے اُسے زندہ کیا اور اپنی دنی طرف بٹھایا۔ مسح اب آسمان سے دنیا پر حاکیت بھی کرتا ہے تاکہ اپنے لوگوں کے ڈمنوں کو نکالتے دے۔

آپ کو مسح کی ضرورت

رومیوں ۳ باب ۲۳ آیت۔

۱) کتنے لوگوں نے گناہ کیا؟.....

۲) کیا آپ گناہ گار ہیں؟.....

رومیوں ۶ باب ۲۳ آیت۔

۱) گناہ کی مزدوری کیا ہے؟.....

۲) خدا کی مفت بخشش کیا ہے؟.....

۳) یہ بخشش کس کے ذریعے ملی؟.....

رومیوں 2 باب 6 تا 11 آیات

۱) خدا کس طرح ہمارا انصاف کریگا؟ (6 آیت).....

۲) بدکاروں کے ساتھ کیا ہوگا (8 تا 9 آیات) .....

۳) سزا کے مستحق لوگوں کے اوصاف و علامات کیا ہیں (8 آیت).....

۲) یہ اوصاف و علامات آپ کے بارے میں کتنی درست ہیں؟ مسیحی بننے سے قبل

ہم سب گنجائار تھے جس سے مراد یہ ہے کہ ہم خدا سے بغاوت کرتے تھے۔ شاید آپ اپنے آپ کو

بہت گنجائار تصور نہ کرتے ہوں گے۔ لیکن یہ تجربہ آزمائیئے۔ دس احکام کا مطالعہ کریں (خودج 20

باب 1 تا 17 آیات) آپ نے ان میں سے بظاہر کتنے احکامات کی عدویٰ کی ہے؟ اور خیالات ہی

خیالات میں کتنے احکامات توڑے ہیں؟ اگر آپ ایمانداری کا مظاہرہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا

کہ ان احکامات میں میں سے نصف تو آپ نے عملی طور پر اور نصف خیالات ہی خیالات میں توڑے

ہیں۔ یہی بات آپ کو شریعت کی مخالفت کرنے والا شخص بناتی ہے۔ اب آپ جان گئے ہوں گے کہ

خدا کیوں آپ کے گناہوں کو سمجھ دیگی سے لیتا ہے؟ خدا کے انصاف کا تقاضا ہمارے گناہوں کی

سزا ہے جو کہ جسمانی موت اور دوزخ کا ابدی ذکر ہے۔ اسی لیے ہمیں مسیح کی ضرورت ہے۔

پارٹ 2: خدا کا وعدہ اور آپ کا رِ عمل

خدا ابدی زندگی کا وعدہ کرتا ہے۔

یوحنا 6 باب 40 آیت

۱) مسیح کس بات وعدہ کرتا ہے؟.....

۲) آپ کیا کرنا لازم ہے؟

رومیوں 10 باب 9 تا 13 آیات

۱) آپ کوئی دوچیزیں کرنا لازم ہیں؟ (9 آیت)

۲) نتیجہ کیا ہوگا؟ (10 آیت)

۳) اگر آپ نجات کے لیے مسح سے الجاج کرتے ہیں تو کیا واقع ہوگا؟ (13 آیت) ..

مسح پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ آپ نجات کے لیے اُس کا بطور خداوند یقین کرتے اور اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرتے ہیں۔ اگر آپ محض معافی چاہتے ہیں لیکن مسح کو بطور خداوند نہیں چاہتے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا ایمان حقیقی نہیں ہے۔ حقیقی اور سچا ایمان اس اقرار سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ ”مسح خداوند ہے۔“ ایسا شخص جو کہتا ہے کہ میں مسح کو مانتا ہوں مگر اُس کے کلام پر عمل نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے۔ (1۔ یوحننا 2 باب 3 تا 6 آیات) ایمان ہیشہ اپنے اندر گناہ سے توبہ اور مسح کی خدمت کی آرزو رکھتا ہے۔ حقیقی ایمان حقیقی توبہ لاتا ہے۔ آپ کو مسح پر انحصار کرنا چاہئے تاکہ وہ آپ کو معاف اور تبدیل کرے۔ (یوچے افسیوں 2 باب 8 تا 10 آیات پرسوالات ملاحظہ کریں)۔

### نجات کے لیے خدا کی شکرگزاری

۱۔ یوحننا 14 باب 15 بیت اور 15 باب 12 آیات

۱) اگر آپ یسوع سے محبت کرتے ہیں تو آپ کیا کرنا چاہیے؟

۲) آپ کو سب سے بڑھ کر کس سے محبت کرنی چاہیے؟

۳) مسح یسوع کا حکم کیا ہے؟ (15 باب 12 آیت) ..

سمی 22 باب 39 آیات

۱) آپ کو کس حد تک خدا سے محبت کرنی چاہیے؟.....

۲) خدا کے علاوہ آپ کو کس سے محبت کرنی چاہیے؟.....

۳) آپ کو اپنے ہمسایہ سے کس طور محبت کرنی چاہیے؟.....

2۔ کرتھیوں 5 باب 14 تا 15 آیات

۱) آپ کو ایسا کرنے کے لیے کیا چیز مجبور کرتی ہے؟.....

۲) اس چیز کو ہمیں کیوں مجبور کرنا چاہیے؟.....

۳) ہم کس کے لیے جیتے ہیں؟.....

۴) ہمیں کس کے لیے نہیں جینا چاہیے؟.....

افسیوں 2 باب 8 تا 10 آیات

۱) کیا آپ نے اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے نجات پائی ہے؟.....

۲) آپ نے کس طرح نجات پائی؟.....

۳) کیوں؟.....

۴) نیک اعمال کا کیا کردار ہے؟ (10 آیت)

۵) آپ کس مقصد کے لیے بنائے گئے؟.....

افسیوں 2 باب 8 تا 10 آیات سچائی کی سمت ایک اچھی راہ ہے۔ ان آیات میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے اعمال کی بنیاد پر نجات نہیں ملی بلکہ مسیح یوسع میں ان نیک اعمال کے لیے خلق ہوئے ہیں۔ صرف مسیح ہی ہمیں بجا سکتا ہے۔ ہم مسیح کو اور اُس کی نجات کو ایمان کے وسیلہ سے پاتے ہیں۔ تاہم مسیح پر ہمارا ایمان ہمارے اندر مسیح کی فرمانبرداری کی تمنا پیدا کرتا ہے۔ ہم اس لیے

فرمانبردار نہیں کہ ہمیں نجات ملے پکلہ ہم اس لیے فرمانبرداری کرتے ہیں کہ ہم پہلے سے مسح یوسع کی بدولت نجات پاچکے ہیں۔ حتیٰ کہ ہم بطور مسیحی نیک اعمال صرف اسی لیے کر سکتے ہیں کیونکہ خدا نے ہمیں بخش دیا ہے۔ اور ہم مسح میں نیک اعمال کے لیے خلق ہوئے ہیں۔ اس لیے مسح کے بغیر ہم خدا کو پسند نہیں آ سکتے (یوحنہ 15 باب 4 تا 6 آیات)۔ سچائی تو یہ ہے کہ ہمارے نیک اعمال میں بھی گناہ کا عنصر شامل ہو سکتا ہے اس لیے نیک اعمال کی وجہ سے خدا کو پسند آنا ممکن ہے۔ تاہم خدا ہمارے نیک اعمال کو مسح یوسع کی کامل راستبازی کی بنیاد پر پسند کرتا اور ان کاأجر دیتا ہے (یسوع 64 باب 6 آیت؛ 1۔ پطرس 2 باب 5 آیت)۔ نیک اعمال صرف وہی ہو سکتے ہیں جو خدا کی شریعت کے مطابق مسح یوسع میں پورے ایمان کے ساتھ کیے جائیں۔ ہم شریعت سے آزاد ہیں کیونکہ یہ ہمیں سزاوار ٹھہراتی ہے لیکن شریعت ابدی طور پر خدا کا وہ معیار ہے جس کی بنیاد پر ہم اپنی زندگیوں کو پرکھ سکتے ہیں۔ (رومیوں 8 باب 1 تا 4 آیات)۔

### مسیحی ہونے کے فوائد

کل سیوں 2 باب 13 آیت

۱) آپ کیا تھے؟.....

۲) خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟.....

..... ۳) آپ کے کتنے گناہ خدا نے معاف کیے ہیں؟.....

گلت پتوں 4 باب 4 تا 7 آیات

۱) مسح نے ہمیں کیوں پھردا یا (5 آیت).....

..... ۲) اب آپ کون ہیں؟.....

..... ۳) خدا نے ہمارے دلوں میں کس کو بھیجا؟.....

..... ۴) روح القدس ہمیں کیا کہنا سکھاتا ہے؟.....

۱) مسیح کوئی دوچیزوں کا وعدہ کرتا ہے؟.....

..... ۲) کیا موت آپ کا خاتمہ یا انجام ہوگی؟

خدا نے ہمیں زندہ کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے تمام گناہ معاف ہو گئے ہیں اور اب خدا کے ساتھ ہماری صلح ہو گئی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ خدا نے ہمیں فرزند کے طور پر لے پا لک بنالیا ہے۔ اور روح القدس ہمیں قوت بخشتا ہے تاکہ ہم مسیح کے لیے جی سکیں۔ حتیٰ کہ جب ہم مرتے ہیں تو ہماری روحلیں مسیح کے پاس چلی جاتی ہیں۔ اور جب مسیح دوبارہ آئے گا تو ہمارے بدن زندہ کیجے جائیں گے اور ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسیح کے ساتھی زمین و آسمان پر رہیں گے۔ (2۔ پطرس 3 باب 13 آیت)۔



## ڈعا کیسے کی جائے؟

ڈعا خدا سے ہمکلام ہونا ہے۔ جب ہم دوسرے لوگوں سے گفتگو کرتے ہیں تو ہم ان کے بارے دریافت کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ مثلاً ان کے نام، عمر اور پیشہ جات کے بارے میں بھی دریافت کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم ڈعا میں مشغول ہوتے ہیں تو ہمیں خدا کے بارے میں جانتا بھی ضروری ہے۔ مثال کے طور پر وہ کون ہے اور کیا پسند اور ناپسند کرتا ہے۔ ڈعا ایک سادہ عمل بھی ہے اور مشکل بھی۔ یہ سادہ اس لیے ہے کہ ہم اپنے آسمانی باپ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ لیکن یہ مشکل اس لیے ہے کیونکہ ہمارے گناہ اکثر ہمیں خدا کے قریب ہونے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ ڈعا انتہائی اہم اور ناگزیر عمل ہے۔ ڈعا ایک مسحی کی زندگی میں خون کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو مسحی بھی بھی ڈعا نہیں کرتا وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے اپنے باپ سے کبھی بات نہ کی ہو۔

### پارت 1: خدا کون اور کیسا شخص ہے؟

بے شک ہمیں خدا کے بارے میں بہت کچھ جانتا اور سیکھنا درکار ہے۔ لیکن اس مطالعہ میں ہم خدا کے بارے میں چند پہلو زیر بحث لا سیں گے۔ خصوصاً ہم خدا کی صفات کے بارے میں تین باتوں کا بغور مشاہدہ کریں گے جو ہمیں خدا سے ہمارے تعلقات کے بارے میں مدد فراہم کرے گا۔

خدا قادر مطلق ہے اور مطلق اختیار رکھتا ہے۔

بریماہ 32 باب 17 اور 27 آیات

..... ۱) خدا نے کیا بنایا؟ .....

..... ۲) کیا کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کو خدا نے نہ بنایا ہو؟ .....

### ۳) کیا خدا کے لیے کوئی شے مشکل ہے؟

یسوع ۱۰:۱۱ تا ۴۶ آیات

۱) خدا جو کرنا چاہتا ہے اس کوں حد تک کر سکتا ہے؟.....

۲) کیا کوئی خدا کے منصوبہ کو ناکام بنا سکتا ہے؟.....

زبور ۲۴:۱ آیت

۱) خدا اس کائنات کا کس حد تک مالک ہے؟.....

۲) کیا خدا آپ کا مالک ہے؟.....

۳) ایسی چند اشیا کا ذکر کریں جن کا خدا مالک ہے۔.....

### وضاحت و اطلاق

۱) خدا کی حاکیت آپ کو دعا کی ضرورت کے بارے میں کیا سکھاتی ہے؟

.....  
.....  
.....  
.....

۲) کیا خدا اتنا طاقتور ہے کہ آپ کی دعا کا جواب دے سکتے؟.....

### خدا قدوس اور راست ہے

زبور ۵:۴ تا ۶ آیات

۱) خدا کس چیز کو ناپسند کرتا ہے؟.....

۲) بدکار کہاں پر کھڑے نہیں ہو سکتے؟.....

۳) خدا کا بدکاروں کی جانب کیسارو یہ ہے؟.....

1۔ پطرس 1 باب 13 تا 15 آیات

۱) خدا کی صفات کیا ہیں؟.....

۲) ہمیں بھی کیوں پاک ہونا چاہیے؟.....

#### وضاحت و اطلاق

۱) خدا کی قدوسیت ہمیں دعا کرنے کے بارے میں کیا سمجھاتی ہے؟.....

۲) چونکہ خدا پاک ہے اس لیے آپ کو دعا کرتے وقت ہمیشہ کیا یاد رکھنا چاہیے؟.....

خدا محبت کرنے والا (رجیم، ہمدرد، مہربان) ہے

رومیوں 5 باب 8 آیت

۱) کیا خدا اگھرگاروں کو پیار کرتا ہے؟.....

۲) خدا نے انہا پیار کیے ظاہر کیا؟.....

رومیوں 9 باب 14 تا 18 آیات

۱) یہ فیصلہ کون کرتا ہے کہ خدا کس سے محبت کریگا؟.....

۲) کیا خدا ہمارے اعمال کی وجہ سے ہم سے پیار کرتا ہے؟.....

۳) خدا ہم پر حرم کیوں کرتا ہے؟.....

#### وضاحت و اطلاق

۱) خدا کا حرم کیا سمجھاتا ہے کہ آپ کو کیوں دعا کرنی چاہیے؟.....

..... ۲) آپ کے خیال میں خدا اپنے لوگوں کی دعاؤں کو سننے کا متمنی ہے؟

دعا خدا کی وجہ سے اہمیت کی حامل ہے کہ وہ کون ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہونے کی وجہ سے ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اصل میں خدا بہت عظیم ہے اور ہمیں ایسی اشیا کی جانب رہنمائی کرتا ہے جو اُس نے پہلے سے کرنے کے لیے مقرر کر دی ہیں۔ خدا قدوس (پاک) ہے اس لیے ہمیں ہمیشہ اُس کے بیٹھ پر ایمان رکھتے ہوئے خدا سے معافی کی استدعا کرنی چاہیے۔ خدار جم ہے اس لیے وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے حتیٰ کہ جب اُس کا جواب نہیں بھی ملتا ہے۔ ایسے میں وہ کہتا ہے کہ میں تمہارے لیے کچھ اور رکھتا ہوں۔

### پارٹ 2: دعا کیا ہے؟

دعا سے مراد خدا سے ہمکلام ہونا ہے۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں تین باتوں کے لیے محتاج اور حساس ہونا چاہیے یعنی ستائش، گناہوں کا اقرار اور محتاجات۔

### ستائش

رومیوں 11 باب 36 تا 33 آیات

..... ۱) پُوس رسول کیا کر رہا ہے؟.....

..... ۲) پُوس رسول کس بات کے لیے خدا کی ستائش کرتا ہے؟.....

..... ۳) کیا آپ چند اشیا کا تصور کر سکتے ہیں جن کے لیے آپ کو خدا کی ستائش کرنی چاہیے؟ (پارٹ 1 کے بارے میں خیال کریں کہ خدا کون ہے)۔.....

(اب لمحہ بھر کے لیے ان اشیا کے بارے میں غور کریں۔ اور خدا کی اس طرح ستائش کریں اور

کہیں کہ اے خدا میں تیرا اس لیے شکر کرتا ہوں کہ.....؟)

### گناہوں کا اقرار

زبور 32 کی 3 تا 5 آیات

- 1) زبور نویس کا کیا مسئلہ ہے؟  
.....  
2) وہ کیا کرتا ہے؟  
.....  
3) خدا کا رُول کیا تھا؟  
.....  
4) کیا آپ کو بھی خدا کے حضور کسی گناہ کا اعتراف کرنا دکار ہے؟ ان گناہوں کی  
اچھی ایک فہرست بنائیں۔  
.....

اور اب خدا سے کہیں کہ اے خدا میں اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔ مہربانی سے میرے گناہ  
معاف فرمائیں۔۔۔۔۔ مسیح یوع کی خاطر۔

5) خدا کی وہ کوئی صفات ہیں جو آپ کو یہ اعتقاد بخشتی ہیں کہ وہ آپ کو معاف کر دے  
گا؟..... درخواست: (خدا سے اپنے اور دوسروں کے لیے درخواست کرنا)۔

لوقا 11 باب 2 تا 4 آیات

- 1) آپ کوں اشیا کے لیے درخواست کرنی چاہیے؟ (پانچ کا ذکر کریں)  
.....  
2) آپ اپنی دعائیں کیا ملتے ہیں (تیرانام پاک مانا جائے؟)  
.....  
3) جب آپ روزانہ کی روٹی کے لیے درخواست کرتے ہیں تو آپ کیا ملتے ہیں؟  
.....

لوقا 11 باب 5 تا 10 آیات

- 1) جب خدا آپ کی دعا کا جواب نہیں تو کیا آپ کو دعا کرنا ترک کر دینا چاہیے؟

.....  
.....  
**۲) کیا خدا آپ کی دعا کا جواب دے گا؟**  
**یعقوب 1 باب 5 تا 8 آیات**

- ۱) آپ کو دعا کرتے وقت کیا کرنا چاہیے؟  
۲) آپ کو دعا کرتے وقت کیا نہیں کرنا چاہیے؟  
۳) جو شخص شک کرتا ہے وہ کس چیز کی مانند ہے؟  
۴) کیا شک کرنے والے شخص کو یہ سوچنا چاہیے کہ خدا اُس کی دعا کا جواب دے گا؟
- .....

اگر آپ شک کرتے ہیں تو خدا سے اپنے گناہوں کا اقرار کریں کیونکہ شک از خود گناہ ہے۔ اور اس کے بعد ایمان کے لیے خدا سے درخواست کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ خدا کا کلام پڑھیں جو کہ آپ کو اعتقاد کرنے میں مدد فراہم کریگا۔ (رومیوں 10 باب 17 آیت)۔

- ۵) خدا کی حکیمت آپ اور دوسروں کی درخواست کردہ باتوں سے کبے تعلق رکھتی ہے؟
- .....

**پارٹ 3: شخصی دعا کے لیے عملی مدد**

- ۱) ہر دن میں دعا کے لیے ایسے وقت کا تعین کریں جب آپ تھا ہوتے ہیں۔  
۲) دعا کا آغاز خدا کی ستائش سے کریں، پھر گناہوں کا اقرار اور اس کے بعد اپنی اور دوسروں کی ضروریات اور درخواستیں اُس کے حضور رکھیں۔  
۳) عملی دعا کے لیے ایک فہرست بنانے مدد گار ہو گا۔ ایسی اشیا کی فہرست بنائیں جن کے لیے آپ کو خدا کی ستائش اور شکر گزاری کرنا ضروری ہے۔ اور ایک دوسری فہرست ایسی اشیا کی بنائیں جن کے لیے آپ کو خدا سے درخواست کرنا مقصود ہے۔ یہ فہرستیں روزانہ گروپس میں بھی مدد گار ہو سکتی ہیں۔ شاید آپ اس چارٹ سے آغاز کرنا چاہیں گے۔

درخواستیں	ستاک
	سوموار
-۱	-۱
-۲	-۲
-۳	-۳
	منگل
-۱	-۱
-۲	-۲
-۳	-۳
	بده
-۱	-۱
-۲	-۲
-۳	-۳
	جعرات
-۱	-۱
-۲	-۲
-۳	-۳
	جمع
-۱	-۱
-۲	-۲
-۳	-۳

	ہفتہ
-۱	-۱
-۲	-۲
-۳	-۳
	اتوار
-۱	-۱
-۲	-۲
-۳	-۳

یاد رکھیں کسی شخص یا شے کے لئے تسلسل سے دعا کرنا مناسب ہے۔ ہر روز کی فہرست کا امتیازی اور مختلف ہونا لازم نہیں۔ اگر آپ کے تصور میں ایک ہی چیز کیوں نہ ہو یہ دعا اور درخواست کے لیے کافی ہے۔ جوں جوں آپ ایمان میں بڑھیں گے آپ کی فہرست بھی بڑھ سکتی ہے۔ اس بات کے لیے ہرگز پریشان نہ ہوں کہ آپ کی دعا کو کس قدر عمدہ اور خوبصورت ہونا چاہیے۔ خدا ایمان اور اخلاص کی قدر کرتا ہے۔ وہ سب جانتا ہے اور آپ کے ذہن کی ہر ایک بات کو بھی جانتا ہے جن کا آپ نے اظہار بھی نہیں کرتے۔

خداء سے دعا کرنے کے لیے مدد مانگیں۔ وہ ضرور مدد کرے گا۔

ایسے لوگ تلاش کریں جو کم از کم ہفتہ میں ایک بار آپ کے ساتھ مل کر دعا کر سکیں۔

## روح القدس کی قدرت سے کیسے زندگی گزاری جائے؟

جب خدا نے آپ کو نجات بخشی تو اُس نے آپ کو اکیلے اپنی طاقت سے میگی زندگی گزارنے کے لئے نہیں چھوڑ دیا۔ اصل میں ایسے میگی زندگی ناممکن ہے۔ لیکن خدا کی قدرت کے ساتھ یہ ممکن ہے کہ آپ میگی زندگی گزار سکیں۔ اس سیکھی میں ہم سمجھتے ہیں کہ کیسے ہمارے اندر خدا کے روح کے کام کے ذریعے ہم مسیح کے شاگرد ہوتے ہوئے زندگی گزار سکتے ہیں۔ روح القدس متاثر کا تیرارکن ہے۔ روح القدس خدا اور اس کے بیٹے کے ساتھ سچا اور زندہ خدا بھی ہے۔ کلام مقدس میں روح القدس کو ”مسیح کا روح“، ”خدا کا روح“، اور ”روح“ بھی کہا گیا ہے۔

**پارت 1: روح القدس کیا کام سر انجام دیتا ہے؟**

روح القدس ہمیں یسوع سے متحد کرتا ہے (یہ تبدل کے عمل کا حصہ ہے)

1۔ کرنٹھیوں 12 باب 3 آیت

۱) روح القدس کے بغیر ایک شخص کیا نہیں کر سکتا؟.....

۲) کیا روح القدس کے بغیر آپ میگی بن سکتے ہیں؟.....

۳) اگر آپ میں روح القدس نہیں تو آپ کیا نہیں کر سکتے؟.....

1۔ کرنٹھیوں 12 باب 12 تا 13 آیات

۱) ہم مسیح کے بدن سے کیسے متحد ایک ہوتے ہیں؟.....

۲) کیا یہ ہر ایک میگی کے لیے چیز بات ہے؟.....

افسیوں 3 باب 16 تا 17 آیات

۱) پُس کس بات کے لیے ڈعا کرتا ہے؟.....

۲) روح القدس کے کام کا کیا نتیجہ ہے؟.....

روح القدس ہمیں ایمان کے وسیلے سے مسح سے متعدد ہمیں ایک کرتا ہے۔ ایمان خدا کی بخشش ہے جو روح القدس کلام کے سننے اور پڑھنے کے ذریعے ہمیں بخشتا ہے (فلپیوس 1 باب 29 آیت؛ روئیوس 10 باب 17 آیت؛ 2۔ ٹھسلینکیوس 2 باب 13 آیت)۔ روح القدس یوں مسح سے ہمارا تعلق قائم کرتا ہے (روئیوس 8 باب 9 آیت)۔ ہر ایک مسیحی روح القدس کا پتہ مہ لیتا ہے جو کہ مسح کا اپنا روح ہم پر اٹھ لیتا ہے اس طرح وہ ہم کو روح القدس کے ذریعے اپنے آپ سے متعدد کرتا ہے۔ روح القدس کے ذریعے مسح ہم میں ہر وقت رہتا ہے۔ یہ روح القدس ہی ہے جو مسح میں ہمیں ہر طرح کی بخشش دیتا ہے۔

روح القدس ہمیں یقین و اطمینان بخشتا ہے: روح القدس کی گواہی

روئیوس 8 باب 15 تا 16 آیات

۱) روح القدس کو کیا کہا گیا ہے؟ (15 آیت).....

۲) روح القدس ہمیں کیا کرنے کی طاقت بخشتا ہے؟ (15 آیت).....

۳) روح القدس کس کی گواہی دیتا ہے؟ (16 آیت).....

انسیوس 1 باب 13 تا 14 آیات

۱) خدا نے آپ پر کیسی مہر لگائی ہے؟ (13 آیت).....

۲) روح القدس کو اور کیا کہا گیا ہے؟ (14 آیت).....

۳) روح القدس کس بات کی حمانت دیتا ہے؟.....

(ہماری میراث = جی اٹھنا اور ہمیشہ کی زندگی)

روح القدس ہمیں صرف مسح سے متعدد ہی نہیں کرتا بلکہ اس بات کی بھی حمانت دیتا ہے کہ ہمارا تعلق اب خدا سے قائم ہو گیا ہے۔ روح القدس ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم خدا کو باپ کہہ کر پکاریں۔ روح القدس ہمارے لئے خدا کی ملکیت، مہر اور کامل نجات کی حمانت بھی ہے۔ چونکہ روح القدس

قادر مطلق ہے اس لیے کوئی بھی اس کو ہمارے اندر سے موقوف نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ شیطان بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص حقیقی مسیحی ہے وہ اپنی نجات کبھی بھی کھو نہیں سکتا۔ کوئی ایسی طاقت نہیں جو روح القدس کو ہم سے جدا کر سکے کیونکہ روح القدس با اختیار خدا ہے۔

**روح القدس مسیح کے ہمشکل بننے کے لیے ہماری تجدید کرتا ہے: تقدیس**

2۔ کرنٹھیوں 3 باب 17 آیات 18 تا 19

..... ۱) آزادی کہاں ہے؟ .....

..... (یا آزادی گناہ سے آزادی ہے) .....

..... ۲) ہم کس کی طرح بدلتے جاتے ہیں؟ .....

**گلٹیوں 5 باب 22 آیات**

..... ۳) ایسی چیزوں کی فہرست بنائیں جو روح القدس ہم میں پیدا کرتا ہے؟ .....

..... ۴) کیا آپ ان میں سے کوئی چیز اپنی زندگی میں دیکھتے ہیں؟ .....

..... ۵) روح القدس کے پھل کی فہرست کے عکس ایک فہرست بنائیں .....

**رومیوں 8 باب 9 آیت**

..... ۱) آپ کس کے اختیار میں ہیں یا آپ کوون کنڑوں کرتا ہے؟ .....

..... ۲) آپ کس کے اختیار میں نہیں یا آپ پر کوون کنڑوں نہیں کرتا؟ .....

روح القدس ہمیں مسیح کے ہمشکل بناتا ہے۔ وہ ایسا ہم میں محبت اور صبر جیسی صفات پیدا کرنے کے ذریعے کرتا ہے۔ اور ہمیں وقت بخشتا ہے کہ ہم گناہ نہ کریں۔ چونکہ روح القدس ہمیں وقت بخشتا ہے تو ہم خدا کے پسندیدہ کام کر سکتے ہیں۔ روح القدس ہماری زندگی اور طاقت ہے۔ اسی لیے ہمیں روح القدس کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں مسیح کے ہمشکل بنانے کا روح القدس کا عمل

ہماری تمام ترزیتی زندگی میں جاری رہتا ہے (فلمپیوں 3 باب 20 تا 21 آیات)۔ جب ہم موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے لگے تو ہمیں مسح کی طرح کے تبدیل شدہ جلالی بدن مل جائیں گے۔

### پارت 2: روح القدس کے ذریعے جینا؟

روح سے معمور ہونا

گلتوں 5 باب 25 آیت

۱) ہمیں کون زندگی دیتا ہے؟.....

۲) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟.....

۳) کیا ہمیں روح القدس کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا چاہیے؟.....

افسیوں 5 باب 18 آیت

۱) ہمیں کیا نہیں کرنا چاہیے؟.....

۲) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟.....

۳) معمور ہونے سے کیا مراد ہے؟.....

(معمور سے مراد کسی کے اختیار میں ہونا ہے)۔

### روح القدس کے ذریعے کیسے جئیں؟

روح القدس سے معمور ہونا یا روح القدس کے ہمراہ ہونا کبھی کبھی مخفی اور گیانی عمل جیسا بھی لگتا ہے لیکن اصل میں اس سے مراد ہمارا روح القدس پر انحصار ہے۔ ہم ہمیشہ روح القدس کی مدد کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اس سے مراد ایمان رکھنا اور دعا کرنا بھی ہے۔

گلتوں 2 باب 20 آیت

۱) آپ کی حقیقی زندگی کون ہے؟.....

۲) مسح آپ میں کس طرح رہتا ہے؟.....

(دیکھئے رومیوں 8 باب 9 آیت)

۳) آپ کو کس طرح جینا چاہیے؟.....

### افسیوں 3 باب 16 تا 17 آیات

۱) پُس کس بات کے لیے دعا کرتا ہے؟

۲) کیا آپ کو بھی اپنے لیے ایسی ہی دعا کرنی چاہیے؟  
(لکھنی دفعہ)

۳) اسی لمحہ خدا سے التماس کریں اور کہیں کہ وہ روح القدس کی قدرت سے آپ کو معمور کر دے۔ روح القدس کے ذریعے جینے سے مراد یہ نہیں کہ آپ کی زندگی آسان ہو جائے گی۔ بلکہ روح القدس ہمیں مسلسل گناہ کی سرشت کے خلاف جنگ کے لیے ابھارتا ہے (کلتیوں 5 باب 16 تا 17 آیات)۔ روح سے معمور لوگ ایسے لوگ ہیں جو مصیتوں کے درمیان بھی مسح میں قائم اور خوش رہتے ہیں۔ روح القدس کے ہمراہ ہونے کے لیے آپ کو روزانہ خدا سے قوت مانگنی درکار ہے اس لیے خدا کی رہنمائی کے ہمیشہ خواہاں رہیں۔ روح القدس بھی کوئی ایسی چیز کرنے کے لیے نہیں کہتا جو خدا کے کلام کے خلاف ہو۔ روح القدس ہمیشہ کلام مقدس کے ذریعے اور اس کے مطابق کام کرتا ہے۔ حقیقتاً روح القدس تو کلام کا بانی ہے (2۔ پڑس 1 باب 21 آیت)۔ روح سے معمور ہونا اور یسوع مسح کے کلام میں قائم رہنا ایک ہی بات ہے (پڑھیں کلسوں 3 باب 16 آیت)۔ روح القدس کے ذریعے جینے سے مراد ایمان کے ذریعے جینا ہے (پڑھیں افسیوں 3 باب 16 تا 17)۔ یا ایک طرح کا غمونہ ہے کہ آپ کو کس طرح زندگی گزارنا چاہیے۔ خدا کے کلام کا مطالعہ کریں۔ کلام کی فرمائبرداری کے لیے خدا سے مدد مانگیں اور فرمائبرداری کریں۔ یہی روح سے معمور ہونا ہے۔ اگر ہم خدا اور اس کے کلام کا یقین کریں گے تو روح القدس ہماری زندگیوں میں ظاہر ہوگی۔



## کلام مقدس سے کیسے مستفید ہوں؟

بائل مقدس خدا کا کلام ہے۔ کلام مقدس کے بغیر ہم نہ تو مجھ کو جان سکتے ہیں اور نہ ہی اُس کی درست خدمت کر سکتے ہیں۔ بائل مقدس ہماری پروش کرتی، سکھاتی، مامت کرتی اور ہمیں مجھ سے شناسا کرتی ہے۔ اگر آپ مجھ میں اپنے ایمان میں بڑھنا چاہتے ہیں تو بائل مقدس کا مطالعہ اور تحریر کریں۔ پُرس رسول 1۔ تحسیلیکیوں 2 باب 13 آیت میں یوں لکھتا ہے: ”اس واسطے ہم بھی بلا ناغہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہنچا تو تم نے اُسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خدا کا کلام جان کر قول کیا اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہوتا شیر بھی کر رہا ہے۔“ اسی طرح ہمیں بھی خدا کے کلام کو اپنے لیے خدا کا پیغام سمجھنا چاہیے۔

پارٹ 1: بائل مقدس کیا ہے؟

کلام مقدس کا بانی

تمہیں 3 باب 16 آیت

1) کلام مقدس کس نے دیا (مفع کلام)؟ .....

2) کلام مقدس کا کتنا حصہ خدا کی طرف سے ہے؟ .....

2۔ پُرس 1 باب 20 تا 21 آیات

1) کیا بائل آدمیوں کی تحقیق ہے؟ .....

2) کلام مقدس کی تحریر میں آدمیوں کا کیا کردار تھا؟ .....

۳) کلام مقدس کی تحریر میں روح القدس کا کیا کردار تھا؟.....

بابل کے تمام تنوشیت انسانی مصنفوں کے ذریعے خدا کے اپنے الفاظ اور اسکا پیغام ہے۔ روح القدس نے انسانوں کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا کہ ان کے الفاظ حقیقتاً اور صریحاً خدا کے پیغام کا درست اظہار ہیں۔ اس لیے بابل مقدس خدا کا با اختیار کلام ہے کیونکہ خدا اس کے ذریعے ہم سے ہمکلام ہوتا ہے۔ کلام مقدس اپنی تعلیم میں بے خطابی اغلاط سے تمہارے کیونکہ یہ خدا کا شخصی کلام ہے۔ کلام مقدس ہماری روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے اور ہمیں حکمت پختنے کے لیے کامل اور کافی ہے۔ لیکن یہ بات بھی قابل فہم ہے کہ خدا نے انسانوں ہی کی زبان میں ہم سے ہمکلام ہونا پسند کیا۔

بابل مقدس کا مضمون کیا ہے؟

- ۱) بابل مقدس مختلف اقسام و اصناف کے مواد پر مشتمل ہے یعنی اس میں شریعت، تاریخ، نظم اور خطوط پر بنی کتب پائی جاتی ہیں۔
- ۲) لیکن بابل مقدس کا ایک ہی مضمون و مصدر ہے:

لوقا ۴۷:۴۴ تا ۴۸:۲۴ آیات

۱) بابل کا مضمون کس کے متعلق ہے؟.....

۲) بابل مقدس مسیح کے بارے میں ہمیں کوئی بنیادی باتیں بتاتی ہے؟.....

اگرچہ نئے قارئین کو بابل مقدس بھیجیدہ اور مشکل معلوم ہو لیکن اس کا مرکزی مضمون ایک ہی یہ یسوع مسیح ہے۔ بابل مقدس بنیادی طور پر دھھوں میں منقسم ہے یعنی پرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ۔ پرانا عہد نامہ (پرانا عہد/Old Covenant) خدا کا اپنے بیٹے کی اس دنیا میں آمد کی تیاری کے لیے اپنے لوگوں سے تعلق اور ہدایات کے بارے میں ہے۔ یعنی پرانا عہد نامہ مسیح کی آمد کی تیاری پر بنی نبوت پیش کرتا ہے۔ جبکہ نیا عہد نامہ (نیا عہد / New Covenant) مسیح یسوع کے افعال و اقوال (کلام) کے بارے میں آگاہ کرتا اور مسیح کی اہمیت

کے بارے میں خدا کی اپنی تشریع ہے۔ اس طرح پرانا اور نیا عہد نامہ خدا کے لوگوں کے لیے معتبر

اور موزوں کلام ہے۔

بائبل مقدس کا مقصد

رومیوں 10 باب 17 آیت

.....  
.....

تم تھج کا کلام کیا پیدا کرتا ہے؟.....

2۔ تم تھیں 3 باب 15 تا 17 آیات

.....  
.....

1) بائبل مقدس کس مقصد کے لیے ہے؟ (16 آیت)

.....  
.....

2) بائبل مقدس کے مطالعہ کیا نتیجہ ہے؟ (15 اور 17 آیات).....

(اعمال 20 باب 32 آیات کا موازنہ کریں)

.....  
.....

3) کیا آپ بائبل کے بغیر پوری طرح بانٹ سمجھی بن سکتے ہیں؟

.....  
.....

بائبل مقدس کا اہم مقصد تھے پرایمان کی بخشش اور بلوغت کے لیے نشوونما میں مدفراہم

کرنा ہے۔ بے شک بائبل اس مقصد کے لیے مستند اور موزوں ہے۔ ایک سمجھی جو بائبل مقدس میں

دچکنیں رکھتا ایسا شخص ہے جو تھج یہو اور اُس کے مقاصد سے نا بلد ہے۔

پارٹ 2: بائبل مقدس کو کیسے استعمال کیا جائے؟

.....  
.....

بائبل مقدس کا پیغام ہمیں مندرجہ ذیل بینادی ذرائع سے میسر ہے۔ خدام کے ذریعے

انجیل کے وعظ سے، ساکرامنٹوں (بپسمہ اور عشاءے ربانی) کی درست ادائیگی سے اور

کلام مقدس کے شخصی و اجتماعی مطالعہ سے۔ اس لئے خدا کے کلام سے مستقید ہونے کے لیے ان

تمام وسائل میں سے کسی کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

جماعتی وعظ

رومیوں 10 باب 13 تا 17 آیات

.....  
.....

۲) وعظ کا حاصل و نتیجہ کیا ہے؟ (17 آیت)

تمثیل 4 باب 13 تا 16 آیات

۱) ایک واعظ کو کیا کرنا چاہیے؟ (13 آیت)

۲) واعظ کو کس بات کے لیے خبردار رہنا چاہیے؟ (16 آیت)

باقاعدگی سے آپ کو ایسی کلیسیا میں جانا چاہیے جہاں کلام مقدس وفاداری اور مناسب طریقے سے پیش کیا جاتا ہو۔ کلیسیا میں کلام مقدس سننے اور اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں کہ بہت سی ایسی کلیسائیں موجود ہیں جہاں کلام وفاداری سے پیش نہیں کیا جاتا (دیکھیں اعمال 20 باب 29 آیت)۔ خود خدا نے مقرر کیا ہے کہ وعظ اُس کے لوگوں کی نجات کے کام کا بنیادی ذریعہ ہو۔ ایک خادم (پاسٹر) خاص استحقاق کے ساتھ وعظ کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کے لوگوں کو اُس کلام پہنچانے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ جہاں بھی اور جو بھی خادم درست طور پر خدا کا کلام پیش کرتا ہے اُس کو رذ کرنا خدا کے کلام کو رذ کرنے کے مترادف ہے۔

بپسمہ اور عشاۓ رباني

مسیح نے اپنا فضل ظاہر کرنے اور ہم پر اپنی محبت کی مہر کرنے کے لیے ظاہری نشانات و علامات مقرر کیں ہیں۔ ہم ان کو ظاہری کلمات (Visible Words) کہتے ہیں۔ بپسمہ اور عشاۓ رباني کی رسومات کے ذریعے خدا خود ہم سے انسانی الفاظ میں نہیں بلکہ مادی علامات کے ذریعے وعظ کرتا ہے۔ یہ علامات مسیح میں ہماری ضروریات و فوائد کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور یہ علامات ایسے ہوتے ہیں جو مسیح میں خدا کے فضل کی تصدیق کرتی ہیں۔ وعظ سننے کی طرح یہ علامات (بپسمہ اور عشاۓ رباني) بھی جب ہم دیکھتے اور ان کا یقین کرتے ہیں تو یہ میں خدا کے فضل سے آگاہ کرتی ہیں۔

لوقا 3 باب 16 آیت

- ۱) پانی کا بپتسمہ کیا ظاہر کرتا ہے؟.....  
 ۲) پانی کا بپتسمہ روح القدس کے بپتسمہ کی علامت بھی ہے۔ بپتسمہ میں پانی ہمارے سر پر اُٹھیلا جاتا ہے۔ مسیح میں تبدل کے موقع پر روح القدس ہمارے اوپر اُٹھیلا جاتا ہے (اعمال 2 باب 7 اور 33 آیات اور 10 باب 47 آیات؛ ۱-کرنٹھیوں 12 باب 13 آیت)۔

رومیوں 6 باب 3 تا 5 آیات

- ۱) روح القدس کا بپتسمہ کیا انجام دیتا ہے؟.....  
 ۲) روح القدس کے بپتسمہ میں ہمارا کس سے اتحاد ہو جاتا ہے؟.....  
 ۳) روح القدس کا بپتسمہ ہمیں مسیح کے ساتھ تحد کر دیتا ہے اور مسیح میں ہماری نجات کا موجب نہتا ہے۔ مسیح ہمارے لیے مُوا اور جب ہم اُس کے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں تو ہم بھی اُس کی موت کی قدرت میں شریک ہوتے ہوئے اپنے پرانے گناہوں (پرانی انسانیت) کے لیے مر جاتے ہیں۔ ہم ایک نئی زندگی بھی جینا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ہم مسیح کے ساتھ ایک ہو نے کی وجہ سے اُسکے جی اُٹھنے میں بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ پانی کا بپتسمہ ہم پر مسیح میں شمولیت کے لیے خدا کی ظاہری مہر ہے اور اُس میں تمام بخشنوشوں کی علامت بھی ہے۔

اعمال 2 باب 38 آیت۔

- ۱) اس حوالہ میں پانی کے بپتسمہ کے ساتھ کو نسا فائدہ بیان کیا گیا ہے؟.....  
 ۲) بپتسمہ کے علاوہ اور کس بات کا ذکر کیا گیا ہے؟.....  
 ۳) بپتسمہ میں یہ وعدہ کس لیے کیا گیا ہے؟.....  
 بپتسمہ حقیقی ایمان اور توبہ کے بغیر بے طاقت ہے۔ (نوٹ: مسیحی ایمانداروں کے پچوں

کو اس لیے پتھمہ دیا جاتا ہے کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ مُسْح میں اس وعدہ میں شریک ہیں۔ آنکھوں  
لیے پتھمہ دیا جاتا ہے کہ خدا اپنے وعدے کے مطابق ان کو ایمان اور توبہ بخشنے گا)۔ محض پانی کا بہانا  
ہمارے پدشوں کو دھوتا ہے لیکن حقیقت میں پتھمہ کے عمل کے ذریعے مُسْح ہمارے گناہوں کو دھوتا  
ہے۔ پتھمہ بے شک بے معنی نہیں ہے۔ پتھمہ میں مُسْح ہم سے کہتا ہے ”جس طرح پانی تمہارے  
پدشوں کو دھوتا ہے اسی طرح میرا خون اور روح القدس ضرور تمہارے گناہوں کو دھو دے گا۔ باخ  
لوگ جب مُسْح پر ایمان لاتے ہیں تو ان کو پتھمہ دیا جاتا ہے لیکن ایمانداروں کے پچوں کو خدا کے  
 وعدہ کے مطابق پتھمہ دیا جاتا ہے (اعمال 2 باب 39 آیت) اور ان کی سچے مسیگی بننے کے لیے  
روحانی پروپریوٹر کی جاتی ہے۔

### عشائے رباني

1۔ کرتھیوں 11 باب 23 تا 29 آیات

- ۱) روئی اور شیرہ کس چیز کی علامت ہے؟ (23 تا 25 آیات) .....
- ۲) ہمیں عشائے رباني کیوں لینی چاہیے؟ (23 تا 25 آیات) .....
- ۳) عشائے رباني کے ذریعے ہم کیا ظاہر کرتے ہیں؟ (26 آیت) .....
- .....
- ۴) عشائے رباني لینے سے پہلے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (28 آیت) .....
- .....
- ۵) عشائے رباني لیتے وقت ہمیں کس بات کو سمجھنا یا پہچاننا چاہیے؟ ..... ....
- .....

1۔ کرتھیوں 10 باب 10 تا 16 آیات

- ۱) جب ہم ایمان میں عشائے رباني کی روئی کھاتے اور شیرہ پیتے ہیں تو کس میں  
شریک ہوتے ہیں۔ (16 آیت) .....
- ۲) عشائے رباني میں شامل ہونے کا نتیجہ کیا ہے؟ (17 آیت) .....
- .....

عشائے ربانی ہمیں مجھ کی مصلوبیت کی یاد دلاتی ہے۔ عشائے ربانی میں مجھ ہمیں روئی اور شیرہ کے ذریعے سکھاتا ہے کہ جس طرح ان اجزاء سے ہمارے بدنوں کو تقویت پہنچتی ہے اسی طرح اُس کا گوشت اور خون ہماری روحوں کو ہمیشہ تقویت پہنچاتا ہے۔ عشائے ربانی اس بات کا مطالبه بھی کرتی ہے کہ ہم مسلسل اسے حاصل کریں اور ہمیشہ مجھ پر تو کل کریں جو ہماری نجات اور زندگی کا مأخذ اور مجھ ہے۔ عشائے ربانی میں ہم مجھ میں شریک ہوتے ہیں لیکن یہ شراکت مادی نہیں بلکہ ایمان میں روحانی ہے۔ عشائے ربانی میں مجھ ہم سے یوں کہتا ہے:- ”جس طرح یہ روئی اور شیرہ تمہارے بدنوں کو تقویت پہنچاتے ہیں اسی طرح تمہارے لیے مصلوب کردہ میرا بدن اور خون تمہاری روحانی زندگی کو تقویت پہنچائے گا۔“ جب ہم عشائے ربانی لیتے ہیں تو ہمیں آسمان کی جانب اپنے دلوں کو انٹھانا چاہیے اور اپنے ذہنوں کو مجھ پر مرکوز کرنا چاہیے (یوحننا 6 باب 39 تا 64 آیات)۔

### شخصی/ذاتی مطالعہ باب 1 مقدس

کلسوں 3 باب 16 آیت

- ۱) ہمیں کلام کو کیا کرنے دینا چاہیے؟.....
  - ۲) اس کے نتیجہ میں آپ کو کیا کرنا چاہیے۔.....
- اعمال 11 باب 17 آیت۔
- ۱) تھسلیکے کے لوگوں نے پوس کا کلام سننے کے بعد کیا کیا؟.....
- .....
- ۲) انہوں نے کلام کی تحقیق کیوں کی؟.....
  - ۳) کیا آپ کو بھی ان کی پیروی کرنی چاہیے؟.....
- تیتحیس 3 باب 15 آیت۔
- ۱) تیتحیس جوانی کے دنوں سے کیا جانتا تھا؟.....

۲) اس طرح کلام کو جانے کا نتیجہ کیا تھا؟

پارت 3: شخصی/ذاتی مطالعہ بابل میں کچھ عملی مدد

۱) اردو بابل کے ساتھ ساتھ ممکن ہوتا انگریزی یا پھر عبرانی و یونانی زبان کے دیگر

ترجمہ بھی استعمال کریں (مترجم کا اضافہ)

۲) روزانہ ایک مخصوص وقت کا انتخاب کریں جس میں آپ تنہا ہوں تاکہ مطالعہ میں

کسی قسم کا خلل نہ پڑے۔

۳) ایک پلان کے ساتھ مطالعہ کریں (یہ کتابچہ ایک قسم کا نمونہ ہو سکتا ہے)۔ منصوبہ یا

پلان کے ساتھ مطالعہ کرنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ ترتیب وار بابل کے مضامین سے واقف ہو جائیں گے۔

۴) جب کسی بات کی سمجھنا آئے تو اس کو لکھ لیں اور پاسٹ صاحب یا پھر کسی چرچ لیڈر

سے دریافت کریں۔

۵) اس کتابچہ کے اختام پر آپ کے لیے چند آراء مرتب کی گئی ہیں جو بابل کے

مطالعہ میں آپکے لئے مددگار ہوں گی۔ اور بابل کے مطالعہ کے لیے چند اصول بھی مرتب کیے گئے

ہیں۔

## گناہ پر کیسے غالب آیا جائے۔۔۔ معافی

میسیحی گناہ کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں۔ اس لئے ہمیں گناہ کو ترک کر کے خدا کی فرمانبرداری کو اپنانا ہو گا۔ بے شک یہ کام آسان نہیں! یہ ایک ایسی جدوجہد ہے جو آپ کی تمام زندگی پر محیط ہے۔ گناہ کے دو پہلو ہیں یعنی خطاء و رطاقت۔ گناہ کا پہلا پہلو جو کہ خطاء ہے اس کو معافی کی ضرورت ہے اور گناہ کا دوسرا پہلو رطاقت (زور) ہے جس کو ٹوٹنا چاہیے۔ گناہ کی خطاء کو شریعت کے پس منظیر میں دیکھنا چاہیے۔ جب بھی کوئی شخص شریعت کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ خطاء و رطاقت سے مزاحمت ہے۔ جس سے مراد یہ کہ وہ اپنے بُرے اعمال کا ذمہ دار تھہر تے ہوئے شریعت کے مطالبہ کے مطابق سزاوار تھہرتا ہے۔ خطاء سے مراد یہ بھی ہے کہ ہم اپنے جرام کے لیے خدا کی تھہرائی ہوئی سزا کے مطابق جوابدہ ہیں۔ اس سبق میں ہم خطاء کی معافی کے بارے میں سمجھیں گے۔

**پارٹ 1: گناہ کیا ہے اور کیا کرتا ہے؟**

### گناہ کی سرشنست و ساخت

1۔ یوختا 3 باب 4 آیت

- ۱) گناہ کی وضاحت کریں۔۔۔۔۔
- ۲) ہم پر ہمارے گناہ ظاہر کرنے کے لیے خدا کا کیا معیار ہے؟۔۔۔۔۔
- ۳) خدا کی شریعت کا خلاصہ کہاں پر پایا جاتا ہے؟۔۔۔۔۔

**یعقوب 2 باب 10 تا 11 آیات**

- ۱) کیا چھوٹا سا گناہ بھی اہم ہے؟۔۔۔۔۔
- ۲) شریعت پر کس قدر عمل کرنا شریعت کو پورا کرنے کے متراود ہو گا؟۔۔۔۔۔

## گناہ کا نتیجہ کیا ہے؟

ناموم 1 باب 2 تا 3 آیات۔

- ۱) خدا کا گنہگاروں کی طرف کیسا رویہ ہے؟.....  
 .....  
 ۲) خدا کس بات میں دھیما ہے؟.....  
 .....  
 ۳) خدا کس کو ہرگز بری نہ کریگا؟.....  
 .....

یہ عیاہ 59 باب 2 آیت

- ۱) گناہ کیا کرتا ہے؟.....  
 .....  
 ۲) کیا خدا گنہگاروں کی آواز سنے گا؟.....  
 .....

گناہ خدا کی شریعت کی نافرمانی ہے۔ جب کبھی بھی ہم خدا کے احکام کو پوری طرح جبا نہیں لاتے تو ہم گناہ کے مرٹکب ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم شریعت کو رذ کرنے کی خطا کرتے ہیں۔ ہمارے گناہوں کی خطا ہم کو خدا سے جدا کر دیتی ہے۔ خدا ہمارے گناہوں کے لیے ہمیں ذمہ دار ٹھہر اتا ہے اور ہم پر عدالت لا گو کرتا ہے۔ ہمارا گناہ خدا کو قہر دلاتا ہے۔ ہم خدا کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اگرچہ ہم اپنا موجودہ رویہ درست بھی کر لیں لیکن ہم اپنے مااضی کے گناہوں / خطاوں کو منا نہیں سکتے۔ خدا کی اپنی ذات اور صفات کا یہ تقاضا ہے کہ وہ ضرور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ ایسی حالت کو ہم روحانی موت کے نام سے پکارتے ہیں جسے خدا سے جدا ہی بھی کہا جاتا ہے۔ سزاوار یا گنہگار ہونے کے ناطے ہم اس زندگی کے ذکار اور مصائب کے مسقی بھی ہیں جو کہ جسمانی موت اور دوزخ کی ابدی عقوبت اور درد ہے۔ تا ہم مسیح میں خدا نے ہماری خطا کی میں معاف کر کے ہم سے صلح کر لی ہے۔ اس کو برگزیدگی (تصدیق) راست باز ٹھہرایا جانا (Justification) کہا جاتا ہے (رومیوں 4 باب 25 آیت)۔ برگزیدگی میں خدا ہماری گناہ کی خطا سے معاملہ کرتا ہے۔

**پارٹ 2: خدا کا ہماری خطا کے لیے حل  
ہمارے لیے مسیح کا کام: راست بازی کی بنیاد**

1۔ یہ عیاہ 2 باب 1 تا 2 آیات

- ۱) جب ہم گناہ کرتے ہیں تو کون ہمارے دفاع میں بولتا ہے؟.....  
 .....

۲) مسیح نے ہمارے گناہوں کے لیے کیا کپا؟.....

۳) کفارہ یا عوضی قربانی سے کیا مراد ہے؟.....

### گفتگو 3 باب 10 آیات

۱) لعنت کے ماتحت کون سے لوگ ہیں؟ (10 آیت).....

۲) لعنت کے ماتحت ہونے کے لیے کس قدر شریعت کا روزہ ہونا چاہیے؟ (10 آیت)

۳) کس طرح کوئی شخص بھی راستہ نہیں ہو سکتا؟ (11 آیت).....

لعنت = شریعت کی سزا۔ شریعت کی لعنتیں وہی ہیں جو استثناء 28 باب میں شریعت کی عدولی کرنے والوں کے لیے رقم کی گئیں ہیں۔

کفارہ سے مراد یہ ہے کہ مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر موآوراؤں نے ہمارے گناہوں کے لیے کفارہ ادا کیا یوں اب خدا ہم سے ناراض نہیں رہا۔ ہمارے گناہ ہی خدا کی ناراضگی کا موجب تھے۔ خدا کے انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ گناہ سزا پائے۔ اگر خدا گناہ کی سزا نہ دے تو اسے اپنے آپ کا انکار کرنا پڑے۔ اس لیے خدا نے ہماری جگہ پر مسیح کو دے دیا تاکہ ہمارے گناہوں کا فدیا دا کر کے اپنے آپ سے ہماری صلح کر لے۔ مسیح کی موت خدا کے کامل انصاف اور کامل رحم کو ظاہر کرتی ہے۔ چونکہ مسیح کی موت مکمل طور پر خدا کی شریعت کا تقاضا پورا کر دیتی ہے اور خدا اس سے بالکل مطمئن ہو جاتا ہے۔ مسیح کی کامل راستہ ازی ہمارے گناہوں کی اجرت کے لیے خدا کی شریعت پر عملی فرمائبرداری ہے۔ مسیح کی موت ”تعزیری اطمینان“ (Penal Satisfaction) ہے کیونکہ یہ خدا کی شریعت کا تقاضا پورا کرتی ہے (گفتگو 3 باب 13 آیت)۔ شریعت نے ہمیں لعنت دی اور مسیح نے ہماری لعنت اپنے اوپر لے لی۔

## ہماری معافی یا راستبازی بذریعہ ایمان

2۔ کرنتھیوں 5 باب 18 تا 21 آیات

۱) کس کے ذریعے خدا ہم سے میل ملا پکرتا ہے؟ (18 آیت).....

..... ۲) خدا کیسے ہم سے میل ملا پکرتا ہے؟ (18 آیت).....

..... ۳) کیا مسیح نے کبھی گناہ کیا؟ (21 آیت).....

..... ۴) ہمارے گناہوں سے کیا ہوا؟.....

(مراد یہ کہ مسیح نے ہمارے گناہوں کی ذمہ داری قبول کی اور ان کو اپنے اوپر اٹھالیا)

..... ۵) ہم کیا بن گئے؟.....

خدا نے ہمارے گناہ مسیح کے اوپر ڈال دیے جس نے ان کی اجرت ادا کر دی۔ اور خدا نے مسیح کی بے گناہی کو ہماری راستبازی شمار کیا اور اسکو ”محسوب کرنا“ کہا جاتا ہے جس کا نتیجہ ہماری راستبازی ہے۔

رومیوں 3 باب 19 تا 28 آیات

۱) کیا آپ راستباز ٹھہرائے جانے کی وضاحت کر سکتے ہیں؟ .....

..... (اگر نہیں تو مندرجہ ذیل نوٹ دیکھیں).....

۲) کیا آپ شریعت پر عمل کرنے سے راستباز ٹھہر سکتے ہیں؟ (19 تا 20 آیات).....

..... ۳) کیوں / کیوں نہیں؟ (23 آیات).....

..... ۴) مسیح نے ایسا کیا کیا جس کی وجہ سے ہم راستباز ٹھہرائے؟.....

..... ۵) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (22 اور 28 آیات).....

(نوٹ: راستبازی = مکمل طور پر شریعت پر عمل کرنا۔ راستباز ٹھہرانا سے مراد بے گناہ

ٹھہرانا ہے۔ یہ منصف کا فیصلہ ہوتا ہے جو کسی شخص کو بے گناہ اور راستباز ٹھہرانا ہے۔)

۶) خدا ہمیں کیا دیتا ہے؟ (21 تا 22 آیات).....

(مسیح ہمارے گناہ لے لیتا ہے اور ہمیں اپنی راستبازی دے دیتا ہے)

رومیوں 5 باب 1 آیت

۱) راستبازی کا نتیجہ کیا ہے؟.....

۲) کس کے ذریعے راستبازی ممکن ہے؟.....

مسیح نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا۔ خدا ہماری خطا (بڑے اعمال) کو یسوع کے حساب میں رکھ دیتا ہے اور اُسکی صداقت اور اچھے اعمال ہمارے حساب میں رکھ دیتا ہے۔ خدا یسوع کی کامل فرمانبرداری (راستبازی) کو ہماری راستبازی تسلیم کرتا ہے۔ اس طرح خدا ہمیں راستباز اور بے گناہ ٹھہرانا ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے تمام گناہ اب معاف ہو گئے ہیں اور ہماری خدا سے صلح ہو گئی ہے۔ خدا اب ہمیں اپنا دشمن نہیں بلکہ راستباز تصور کرتا ہے۔ اب ہم راستباز ٹھہر چکے ہیں تو ہم پر سزا کا حکم ٹھہر نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ مسیح یسوع کی راستبازی کی وجہ سے ہے جو کہ خدا کا اپنا فیصلہ ہاندہ کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے۔ مسیح نے ہماری جانب سے خدا کی شریعت پر عمل کر کے ہمارے گناہوں کا قرض چکا دیا ہے۔ مسیح کی راستبازی اور فرمانبرداری اُس کی ہماری خاطر موت اور گناہ سے مبرا زندگی پر مشتمل ہے۔ یہ راستبازی ہمیں ایمان کے وسیلہ سے میر ہے۔ مندرجہ ذیل سوال و جواب کو زبانی یاد کر لیں تاکہ آپ اس سچائی سے واقف ہو سکیں۔

ویسٹ مسٹر مخفف

کیمیکیرم: سوال نمبر 33

سوال: راستباز ٹھہرایا جانا (تعدیق) کیا ہے؟

جواب: راستباز ٹھہرایا جانا (تعدیق) خدا کے مفت فضل کا ایک فعل ہے جس سے وہ ہمارے سارے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ہمیں اپنی نظر میں راستباز ٹھہر اکر قبول کرتا ہے۔ فقط مسیح کی راستبازی کی خاطر جو ہمیں محسوب ہوتی اور صرف ایمان کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے۔

### پارت 3: بطور مسیحی گناہ کے ساتھ ہمارا رویہ

اگر ہم ایماندار ہیں تو خدا میں ہمارے گناہوں کا حساب نہیں کرتا۔ ہم ہمیشہ کے لیے ایک ہی بار استباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ موجودہ گناہ جو ہم سے سرزد ہوتے ہیں ہمیں شرعی عدالت میں سزاوار نہیں ٹھہرائتے۔ ہم اپنے گناہوں کے باوجود ہمیشہ کے لیے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ چونکہ یہ راستبازی ہماری اپنی نہیں بلکہ مسیح کی وجہ سے ہم سے منسوب کی گئی ہے۔ اس لئے ایک دفعہ راستبازیا بے گناہ ٹھہرنا ہمیشہ کے لیے بے گناہ ٹھہرنا ہے۔ تا ہم ہمارے موجودہ گناہ خدا کے ساتھ ہماری رفاقت میں خلل اندازی ضرور کرتے ہیں۔ اس لیے خدا نہیں چاہتا کہ ہم اپنے گناہوں سے تجھیں بر تین کیونکہ وہ ہماری زندگیوں کے بارے میں فکر مند ہوتا ہے۔ ہمارے گناہ خدا کو دکھ پہنچاتے اور اُس سے ہماری رفاقت کو تباہ و بر باد کرتے ہیں (افسیوں 4 باب 29 آیت)۔ جب ہم بطور غیر مسیحی گناہ کرتے ہیں تو خدا اس کا حساب و عدالت کرتا ہے لیکن جب ہم بطور مسیحی گناہ کرتے ہیں تو ہم خدا باپ کو دلگیر و ناراض کرتے ہیں۔ انسانی باپ کی طرح خدا بھی اپنے فرزندوں کے گناہوں، خطاؤں اور غلط رویوں کو ناپسند کرتا ہے۔ کئی دفعوہ ان کی سزا بھی دیتا ہے تا کہ ہم ایسا کرنا ترک کر دیں۔ بے شک خدا اپنے فرزندوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کرتا لیکن خدا ہمارے گناہوں کے لیے ایک سادہ حل ضرور رکھتا ہے۔

اپنے گناہوں کا اقرار کرو

1۔ یو ہتا باب 8 تا 9 آیات

(۱) اگر ہم کہیں کہ ہم گناہ نہیں کرتے تو کیا ہوتا ہے؟ (8 آیت).....

(۲) جب ہم گناہ کرتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (9 آیت).....

.....  
(۳) جب ہم اپنے گناہوں کا خدا سے اقرار کریں گے تو کیا ہوگا؟ (9 آیت).....

.....  
(۴) خدا ایسا کیوں کرے گا؟ (9 آیت).....

۱) جب زبور نویں خاموش رہا تو کیا ہوا؟ (3 آیات)

۲) کیا زبور نویں پر مسرت شخص تھا؟ .....

۳) کیا خدا نے زبور نویں کی تربیت کی؟ (4 آیات)

۴) زبور نویں نے اپنا مسئلہ حل کرنے کے لیے کیا کیا کیا؟ (5 آیات)

۵) خدا نے کیا کیا کیا؟ .....

گناہ کو سُگینی کے لیے کبھی بھی نہیں چھوڑنا چاہیے؟ اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور خدا سے اس کی معافی مانگیں۔ اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ معاف کریگا۔ مسیح بھی ہمارے لیے دعا کرتا ہے۔ شیطان دو طرح کی چالیں آپ کے ساتھ چل سکتا ہے۔ اول: وہ آپ کے ذہن میں یہ بات ڈال سکتا ہے کہ چونکہ آپ نے گناہ کیا ہے اس لئے خدا آپ کو کبھی بھی قبول نہیں کریگا جو کہ حقیقت نہیں ہے۔ اس کے برعکس اب آپ ایک بار مگر ہمیشہ کے لیے خدا کے قبول نظر ہو گئے ہیں۔ آپ کے مسیح یہوع کے ذریعے مستقبل کے گناہوں کے لیے بھی بے گناہ ٹھہر چکے ہیں۔ بطور مسیحی آپ کے گناہ آپ کو سزاوار نہیں ٹھہر اسکتے لیکن خدا جو کہ آپ کا باب پ بھی ہے آپ کو اپنی تربیت و تنبیہ کے زیر لا سکتا ہے۔ دوسرم: شیطان آپ کے ذہن میں گناہ کی شدت و طاقت کو کمزور کر کے ڈال سکتا ہے۔ یوں آپ گناہ کو گناہ اور تسلیم کرنا اور خداوند سے اس کا اقرار کرنا چاہیے۔

تو وہ گناہ کی جانب ہمارا ایک اور روپہ اور رد عمل ہے۔ وہ کے ذریعے ہم گناہ سے باز آتے اور خدا کی فرمانبرداری کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ یہی اگلے (چھٹے) سبق کا یہی مضمون

-



## گناہ پر کیسے غالب آیا جائے؟—توبہ

گناہ ایسی طاقت اور ایسی خطا ہے جس پر غالب آنا ضروری اور جس کا معاف ہو نالازم ہے۔ خدا صرف معاف ہی نہیں کرتا وہ تبدیل بھی کرتا ہے تاکہ ہم گناہ کو ترک کریں۔ گناہ کی طاقت ہماری سرشت میں شامل ہے۔ جب ہم غیر مسیحی تھے تو ہم گناہ کی طاقت کی گرفت میں تھے۔ گرب مسیح میں گناہ کی طاقت ٹوٹ چکی ہے۔ گناہ کو ترک کر کے خدا کی خدمت کرنے کا عمل زندگی بھر کا ہے۔ باقبال توبہ (Repentance) کو رجوع لانا یا رستہ تبدیل کرنا بیان کرتی ہے۔ اس کے ساتھ مسیحیوں کی زندگی میں تقدیس (Sanctification) کا عمل بھی زندگی بھر کا ہے۔

### پارٹ 1: گناہ کی طاقت

یوہ نہ 8 باب 34 آیت

- ۱) گناہ کا غلام کون ہے؟.....
- ۲) لفظ غلام کی وضاحت کریں۔.....

افسیوں 2 باب 1 تا 3 آیات

- ۱) بطور کہہ گاراپ کیا ہیں؟ (1 آیت)
- ۲) ایک مردہ شخص کیا کر سکتا ہے؟.....
- ۳) آپ کس کی پیروی کرتے تھے؟.....
- ۴) آپ کس کی تدبیر کرتے تھے؟.....
- ۵) آپ فطری طور پر کیا تھے؟.....

رومیوں 3 باب 12 آیت

- ۱) ایک گہنگا رکمانہیں کر سکتا؟.....

۲) کیا آپ کے خیال میں ایک گھنگار پنے آپ کو تبدیل کر سکتا ہے؟.....

۳) خدا کے نزدیک ایک گھنگار کی قدر ہے؟.....

### 1۔ کرتھیوں 2 باب 14 آیت

۱) روح کے بغیر ایک انسان کیا نہیں کر سکتا؟.....

۲) غیر مسیحیوں (نفسانی آدمی) کے نزدیک روح کی باتیں کیا ہیں؟.....

..... (کیونکہ).....

۳) کیا نفسانی آدمی مسیح میں دچپی رکھتا ہے؟.....

جب گناہ ہمارا ملک تھا تو بطور گھنگار ہم گناہ کے مغلوب ہو کر گناہ سے محبت مگر خدا سے نفرت کرتے تھے۔ مسیح کے پاس آنے سے پہلے ہر شخص کی یہی حالت ہوتی ہے۔ یہ ایسا نہیں کہ ہم مخفی بہت بُرے ہیں جو کہ ہمیں نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس لیے کہ ہم جو کام بھی کرتے ہیں وہ گناہ کے اختیار کی وجہ سے عیب دار ہے۔ اس تو یہ ہے کہ ہم گناہ کے اس قدر زیر اختیار ہوتے ہیں کہ ہم اپنی طاقت سے مسیح کے پاس آئی نہیں سکتے۔ شاید ظاہری طور پر ہم اپنی راہوں اور کردار کی اصلاح کر بھی لیں تو بھی ہم اپنے دلوں کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ یہی روح القدس کا کام ہے جس کے ذریعے وہ ہمیں مسیح کے پاس آنے میں مدد فراہم کرتا ہے (دیکھیے سبق 3 کا پارٹ 1)۔

### پارٹ 2: گناہ پر مسیح کی فتح

#### ہمارے لیے مسیح کا کام

یو جنا 8 باب 34 تا 36 آیات

۱) وہ کیا ہے جو صرف مسیح ہی کر سکتا ہے؟.....

۲) غلامی اور آزادی کے مابین کیا کوئی تباہ کارستہ بھی ہے؟.....

### 1۔ پھر 2 باب 24 آیت

۱) مسیح نے صلیب پر کیا کام سرانجام دیا؟.....

۲) اس کا کیا نتیجہ ہوا؟.....

صرف مسیح ہی ہمیں گناہ کی طاقت سے آزاد کر سکتا ہے۔ اس لیے مسیح اپنی موت کے

ذریعے کناہ کی طاقت کو تباہ کر چکا ہے۔ تاریخ میں مسح کا یہ کام ہماری زندگیوں میں تبدیلی کی بنیاد ہے۔ اُس کی موت اور جی اٹھنے کا اطلاق ہماری زندگیوں پر ہوتا ہے جب ہم ایمان کے ذریعے مسح سے تمد ہوتے ہیں تو ہم اس کو مسح کے ساتھ ملاپ یا ایک ہونا کہتے ہیں۔

### مسح کے ساتھ ہمارا ملاپ

کلسوں 2 باب 12 آیت

1) ہمارے ساتھ کیا ہوا؟.....

2) مسح میں آپ کیسے مر گئے اور پھر زندہ ہو گئے؟.....

رومیوں 6 باب 1 تا 7 آیات

1) مسح میں ہمارے مرنے اور زندہ ہونے کا کیا مقصد ہے؟ (4 تا 7 آیات).....

2) ہماری پرانی انسانیت کو کیا ہوا؟ (6 آیت).....

3) ہماری پرانی انسانیت کی موت کا کیا نتیجہ ہے؟.....

کلسوں 3 باب 9 تا 10 آیات

1) مسح کے ساتھ اتحاد / ملاپ کی وجہ سے آپ نے کیا اُتا ردیا ہے؟.....

2) آپ نے کیا پہن لیا ہے؟.....

روح القدس ہمارے دلوں میں ایمان کے ذریعے ہمیں مسح سے تمد کرتا ہے۔ روح القدس ہم پر اُٹھیا گیا ہے تاکہ ہم میں ایمان پیدا کرنے کے ذریعے ہمیں مسح کے ساتھ منسلک کرے اسی عمل کو روح القدس کا نتیجہ کہا جاتا ہے۔ پانی کا نتیجہ (کسی شخص پر پانی اُٹھیا جانا) روح القدس کے اُٹھیے جانے کی علامت ہے۔ روح القدس کے بغیر ہم نہ تو مسیحی بن سکتے ہیں اور نہ ہی مسیحی رہ سکتے ہیں (1۔ کرتھیوں 12 باب 3 اور 13 آیات؛ رومیوں 8 باب 9 آیت؛ 1۔ کرتھیوں 2 باب 14 آیت؛ افسیوں 3 باب 16 تا 17 آیات)۔ یہ ایک عظیم راز ہے۔ روح

القدس ہی ہمیں مسح پر ایمان لانے میں مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم ایمان کے ساتھ مسح اور روح القدس کو قول کرتے ہیں (گلتوں 3 باب 14 آیت)۔ روح القدس ہمیں مسح سے ملاتا ہے اور مسح ہم پر روح القدس اٹھاتا ہے (امال 2 باب 33 آیت)۔ علاوہ ازیں مسح کے ساتھ یہ مlap ایک عظیم راز ہے۔ اسی مlap کے ذریعے ہم مسح کی موت اور جی اٹھنے میں شراکت کرتے ہیں۔ وہ ہمارے گناہوں کے لیے موأ۔ جب ہم مسح کے ساتھ تحد ہو جاتے ہیں تو ہم اس کے ساتھ مر جاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ کہ ہماری پرانی انسانیت مسح کے ساتھ مصلوب ہو گئی ہے اور ہم پر گناہ کی غلامانہ طاقت بھی جاہ ہو گئی۔ مسح ہماری خاطر زندہ بھی ہوا۔ اس لیے ہم بھی اس کے ساتھ زندہ ہو گئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہمارے تمام گناہ معاف ہو گئے اور ہماری زندگی کی تجدید ہو گئی ہے۔ خدا ہمیں اپنی صورت و شیوه پر ہی دیکھنا چاہتا ہے۔ پس مسح کے ساتھ مر نے اور جی اٹھنے کے ذریعے ہم گناہ کی طاقت اور خطایں مر گئے لیکن خدا میں دوبارہ جی اٹھے۔ یہ مسح یہوں کے ساتھ باطنی مlap ہے یعنی اس کی موت اور جی اٹھنے کے ذریعے سے اب گناہ کو ترک کرتے ہوئے خدا کی فرمانبرداری کر سکتے ہیں۔ مسح ایک ہی بار سب کے لیے موأ۔ لیکن جب ہم مسح کے ساتھ مlap کرتے ہیں تو ہم موت پر مسح کی فتح میں بھی شریک ہو جاتے ہیں یعنی مسح کے جی اٹھنے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مسح مصلوب ہوا، جی اٹھا، آسان پر چڑھ گیا اور اب حاکم خداوند ہے (افسیوں 2 باب 6 آیت؛ گلسوں 3 باب 1 تا 4 آیات)۔ اب ہم حیاتِ ابدی کے لوگ ہیں کیونکہ ہم مسح کی زندگی میں شریک ہیں۔

### پارٹ 3: گناہ پر کیسے فتح پائی جائے

ہمارا رویہ

رومیوں 6 باب 11 تا 13 آیات

۱) گناہ کی جانب آپ کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟ (11 آیت).....

.....  
۲) خدا کی جانب آپ کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟.....

.....  
۳) آپ کو کیا نہیں کرنا چاہیے؟ (12 تا 13 آیات).....

۲) آپ کیا کرنا چاہیے؟ (13 آیت)

کلسوں 3 باب 5 تا 8 آیات اور 12 تا 14 آیات

۱) آپ کو اپنی زمینی سرنشت (اعضا) کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ (5 آیت)

۲) کیا آپ ان میں سے کوئی خصوصیت اپنے اندر محسوس کرتے ہیں؟.....

۳) آپ کو اپنی بری عادات کی جگہ کیا تبدیل کرنا چاہیے؟.....

ہمیں اپنے آپ کو گناہ میں مردہ شمار کرنا چاہیے۔ اور اپنی گناہ آلوہ عادات اور خواہشات کو مارنا چاہیے۔ ان کی جگہ محبت اور برداشت ہمیں خصوصیات کو اپنانا ضروری ہے جو کہ مسیحیت کے لیے موزوں عادات و اعمال ہیں۔ مثلاً اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو ضرور ہے کہ اس عادت کو ترک کر کے سچ بولنا شروع کریں۔ یا پھر اگر ہم چوری کرتے ہیں تو ہمیں اس عادت کو چھوڑ کر ایمانداری کو اپنانا چاہیے۔ اس طرح ہم پرانی عادات کو مردہ کرتے اور مسیحی عادات اور طرزِ زندگی اپناتے ہیں۔

ہمارے ذرائع اور قوت

روح القدس

رومیوں 8 باب 12 تا 17 آیات

۱) ہمیں کس کے مطابق نہیں جینا چاہیے؟.....

۲) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟.....

۳) ہمیں کون قوت مہیا کرتا ہے؟.....

۴) روح القدس کی رہنمائی حاصل کرنے سے کیا مراد ہے؟.....

۵) گناہ کے خلاف ہمارے مصائب کا کیا نتیجہ ہو گا؟.....

روح القدس ہی وہ قوت ہے جس کے ذریعے ہم گناہ کو مردہ کرتے اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ وہی ہماری زندگیوں میں مسیح کی موت اور جی اٹھنے کو ایک قوت بناتا ہے۔ اس صحن میں چند لوگوں کے لیے سبق ۳ کی نظر ہانی موزوں ہو گی۔ جس میں ہم نے سیکھا کہ روح القدس کی قوت سے کیسے جیا جائے۔ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کی معاونت و مدد کرے۔

## کلامِ مقدس

یوہنا 8 باب 32 آیات

۱) آپ کو گناہ پر غالب آنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟.....

۲) آپ کو کیا جانے کی ضرورت ہے؟.....

خدا کا کلام گناہ کے خلاف جنگ میں ہمارے لیے ایک ہتھیار ہے۔ کلامِ خدا کے بغیر ہم یہ جنگ کبھی بھی نہیں جیت سکتے۔ روح القدس کلامِ مقدس کو ہماری زندگیوں میں موثر ہاتا ہے۔ کلامِ مقدس کا باقاعدہ اور مناسب مطالعہ گناہ پر غالب آنے کے لیے ناگزیر ہے۔

## ایمان اور دعا

گلتنیوں 2 باب 20 آیت

۱) آپ کی حقیقی زندگی کون ہے؟.....

۲) آپ کیسے زندگی گزارتے ہیں؟.....

ایمان مسیح پر ہمارا کامل انحصار ہے جو ہمیں تبدیل اور تازہ کرتا ہے۔ ایمان کلامِ مقدس میں روح القدس کی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔ بے شک بغیر ایمان کے ہم ناکام ہونے کی صورت میں اپنے اندر موجود خلا میں تکبیر کو جگہ دیتے ہیں۔ صرف مسیح پر ایمان کے ذریعے ہی ہم مسیحی زندگی گزار سکتے ہیں۔ ایمان ہماری دعاؤں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں اس لیے ہم اُس کو پکار بھی سکتے ہیں۔

## مسیحی تعلیم و تربیت (کلیسیائی تناظر میں)

ملکیوں 6 باب 1 آیت

۱) اگر کوئی مسیحی بھائی گناہ کرتا نظر آئے تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟.....

۲) جب آپ کسی بھائی کی اصلاح کرتے ہیں تو آپ کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟.....

۳) اگر آپ گناہ کرتے ہیں تو کیا آپ کو دوسرے مسیحیوں کی ترغیب و تادیب کا

خیر مقدم کرنا چاہیے؟.....

مسیحی زندگی تہائی و گوشہ نشینی میں نہیں گزاری جاسکتی۔ آپ خود گناہ پر غالب نہیں آ سکتے۔ آپ کو دوسرے لوگوں کی ترغیب اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے اس طرح ان کو بھی آپ کی۔ اس لیے گناہ پر غالب آنے سے مراد یہ ہے کہ آپ روح القدس پر انحصار کے ذریعے ایمان سے جیتے ہیں اور خدا کے کلام کا اطلاق اپنے اور پر کرتے اور دوسروں سے ترغیب و حوصلہ افزائی حاصل کرتے اور دوسروں کی ترغیب و حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ گناہ کے ساتھ آپ کی جگہ آپ کی زینی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہوگی۔ تاہم روح القدس کی قوت سے آپ نشوونما اور ترقی حاصل کر سکتے اور اصل میں مسیح کے ہم شکل بن سکتے ہیں۔ جب آپ خود بخود اپنی طاقت سے گناہ پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ یقیناً ناکامی کی جانب ایک کھلا رستہ ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ روح القدس پر انحصار کریں جو آپ کو سچ سے منسوب و مسلک کرتا ہے۔ اگر آپ میں گناہ آلوہ عادات موجود ہیں تو آپ کو مندرجہ ذیل پہلوؤں پر عمل کرنا چاہیے: (۱) خدا سے معافی اور مدد اگئیں۔ (۲) خدا کے کلام سے سیکھیں کہ آپ کو کیسے جینا چاہیے؟ (۳) گناہ کو ترک کریں۔ گناہ سے تمام تر شراکت کو مقطوع کریں اور آزمائش کے ذرائع سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ (۴) پرانی عادات کو ترک کر کے نئی اور روحانی عادات اپنائیں۔ مثلاً اگر آپ چوری کرتے تھے تو چوری کرنا بند کریں اور دوسروں کی مدد کرنا شروع کریں۔ روح القدس کی قوت سے پرانی راہوں کو ترک کریں اور نئی عادات اپنائیں۔ مدد کے لیے مندرجہ ذیل جدول ملاحظہ فرمائیں:

میرا گناہ کیا ہے؟	خدا کا کلام کیا کہتا ہے؟	گنہگار اعمال جن سے مجھے کنارہ کشی کرنی چاہیے؟

## دوسروں سے کیسے محبت کی جائے؟

جبیسا کہ ہم نے پہلے سبق میں سیکھا کہ خدا سے محبت کے اظہار کا ایک طریقہ اپنے ہمسایوں سے محبت کرنا ہے۔ ہمارا ہمسایہ ہر وہ شخص ہے جس کے ساتھ ہمارے روابط ہیں۔ لیکن ہم مسیحیوں سے مخصوص تعلق رکھنے کی وجہ سے باہمی محبت رکھتے ہیں۔ ہمیں ہرگز ایسا تصور نہیں کرنا چاہیے کہ محبت آسان اور تکالیف کے بغیر ہو سکتی ہے۔ برکس اس کے محبت کے لیے کئی دفعہ بڑی قیمت بھی چکانا پڑتی ہے۔ خدا کو محبت کی خاطر اپنے بیٹھے کی قیمت ادا کرنا پڑتی۔

**محبت کے لیے ہمارا مقصد و محرک**

**خدا محبت ہے**

**یوحننا 4 باب 7 آیات**

۱) ہمیں کیوں دوسروں سے محبت کرنی چاہیے؟ (۶ آیت).....

۲) جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا صداقت ہے؟.....

.....  
۳) کیا آپ بغیر محبت کے ایک مسحی ہو سکتے ہیں؟.....

**خدا نے اپنی محبت ظاہر کی**

**۱- یوحننا 4 باب 9 آیات**

.....  
۲) خدا نے کیسے ہم سے محبت کی؟ (۹-۱۰ آیات).....

.....  
۲) ہمیں خدا کی محبت کے رو عمل میں کیا کرنا چاہیے؟ (۱۱ آیت).....

دوسروں کے لیے ہماری محبت کا اصل ماذد اور موجب خدا کی ہم سے محبت ہے۔ خدا کی محبت سے الگ ہو کر ہم دوسروں سے محبت نہیں کر سکتے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب ہم خدا کی محبت پاتے اور اس کو قبول کرتے ہیں جو کہ ہمیں دوسروں سے محبت کرنے کے قابل بناتی ہے۔ حقیقی محبت ہماری گنہگار سرشناس کے بر عکس ہے۔ کیونکہ صرف خدا کی محبت ہی ہمارے رُے دلوں کو محبت سے معمور کر سکتی ہے۔ ہم جس قدر اپنے لیے مسح کی محبت کو پہچانتے ہیں اُسی قدر ہم دوسروں سے محبت کرنے کے قابل بن سکتے ہیں۔ خدا محبت ہے جس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے لیے محبت کا ماذد و مصدر ہے۔ خدا کے بغیر نہ تو ہم حقیقی محبت پا سکتے ہیں اور نہ ہی دوسروں سے حقیقی محبت کر سکتے ہیں۔

## پارٹ 2: محبت کی امتیازی صفت

### محبت ایک فعل ہے

1۔ یوحنا 3 باب 16 تا 18 آیات

- ۱) محبت کی پہچان کے لیے کون نمونہ ہے؟ (16 آیت).....
- ۲) مسح نے ہمارے لیے کیا کیا؟ (16 آیت).....
- ۳) ضرورت مندوگوں سے ہمارا کیسا دریہ اور روز عمل ہونا چاہیے؟ (17 آیت).....
  
- ۴) کیا محبت کے بارے میں صرف گفتگو کرنا ہی کافی ہے؟ (18 آیت).....
- ۵) ہمیں دوسروں سے کیسے محبت کرنی چاہیے؟ (18 آیت).....
  
- ۶) کیا آپ اس ہفتہ دوسروں سے محبت کرنے کا سوچتے ہیں؟ مگر کیسے؟.....
  
- ۷) ایسی چند اشیا کی فہرست تیار کریں جو آپ دوسروں کے لیے کر سکتے یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟.....

محبت ایک رویہ ہے

1۔ کرنیوں 13 باب 4 آیات

۱) محبت کی ثابت صفات کی فہرست تیار کریں۔

۲) جماعت نیں ان پاؤں کی فہرست تیار کریں۔

۳) آپ کونے شخص کو جانتے ہیں جس نے آپ سے ایسی محبت رکھی؟

محبت ایک رویہ ہے اور اعمال کا نمونہ بھی۔ جب ہم کسی دوسرا شخص سے محبت کرتے ہیں تو ہم اپنے سے بالاتر اُسکی بھلائی کے بارے میں سوچتے ہیں اور دوسروں کو اپنے سے بہتر تصور کرتے ہیں (فیپیوں 2 باب 3 آیت) یعنی ہم دوسروں کے احوال پر نظر رکھتے ہیں (فیپیوں 2 باب 4 آیت)۔ محبت شخص احساس کا نام ہی نہیں۔ خدا تو یہاں تک حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے دشمن سے بھی محبت کریں جس کے بارے میں میرے احساسات اچھے نہیں۔ خدا کی محبت ہماری دوسروں سے محبت کا نمونہ ہے۔ اور خدا کا کلام محبت کو سمجھنے کے لیے ایک رہنمای اصول ہے۔ بدستی سے ہمارا معاشرہ محبت کے لیے بختی بھی اصطلاحات پیان کرتا ہے وہ ساری کی ساری خود غرض نفسی محبت میں امتیاز مبنی ہیں۔ صرف خدا کا کلام اور احکامات ہی ہمیں حقیقی محبت اور خود غرض نفسی محبت میں امتیاز سکھاتے ہیں۔ حقیقتاً محبت شریعت کی تعمیل و تکمیل ہے (گلتیوں 5 باب 14 آیت؛ رومیوں 13 باب 9 تا 10 آیات)۔ خدا سے محبت رکھنے سے مراد اُس کے احکامات پر عمل کرنا ہے (1۔ یوہتا 5 باب 3 آیت)۔ انسانوں سے محبت رکھنے یا کرنے سے مراد یہ ہے کہ دوسروں کے بارے میں خدا کے بتائے ہوئے آئین پر عمل کرنا۔ (یوہنا 5 باب 2 آیت)۔

**پارٹ 3: لوگ جن سے ہم محبت رکھتے ہیں  
دوسرے مسیحیوں سے محبت رکھنا (کلیسیا)  
کلیسیا کیا ہے؟**

رومیوں 12 باب 4 تا 5 آیات

- 1) مسیحی کون ہیں؟.....
- 2) ہمارا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے؟.....
- 3) اگر ہمارے جسم کے حصے ایک دوسرے سے لڑنا شروع کر دیں تو کیا نتائج ہوں گے؟.....

افسیوں 1 باب 19 تا 23 آیات

- 1) سچ کے اختیارات نے کیا ہے؟ (23 تا 21 آیات).....
- 2) کلیسیا کیا ہے؟ (23 آیت).....

افسیوں 2 باب 19 تا 22 آیات

- 1) بطور مسیحی آپ کیا ہیں؟ (19 آیت).....
- 2) کلیسیا کیا ہے اور اس کے بارے میں چار مختلف چیزیں بیان کریں؟ (19 تا 22 آیات)۔

الف: .....

ب: .....

ج: .....

د: .....

- 3) کلیسیا کی بنیاد کیا ہے؟ (20 آیت).....

کلیسیا خدا کے لوگ ہیں جو شیخ کا بدن ہے۔ اس میں ہر عمر کا ہر ایک حقیقی ایماندار شامل ہے۔ صرف خدا ہی اپنے لوگوں کا درست شمار جانتا ہے جو ہیں اور جو ہوں گے (2۔ یقین 2 باب 19 آیت)۔ جس کو ہم نادیدنی یا باطنی کلیسیا کہتے ہیں جس سے مراد خدا کے کل چندہ لوگوں کی جماعت۔ لیکن کلیسیا کا ظہور اس دنیا میں بھی ہوتا ہے جسے ہم دیدنی یا ظاہری کلیسیا کہتے ہیں۔ یہ ایسے لوگوں کی جماعت ہے جو شیخ کا اقرار کرتے ہیں (شمول ان کے بچے۔ دیدنی کلیسیا ایمانداروں کی مختلف مقامی جماعتوں پر مشتمل ہے جن کی رہنمائی ایلڈر (اتظام کرنے والے) اور پاٹر (تعلیم دینے والے ایلڈر) کرتے ہیں۔ آپ کو بھی ایسی ایمانداروں کی جماعت سے تعلق رکھنا چاہیے۔ اس پس منظر میں آپ لوگوں سے محبت رکھ سکتے ہیں اور دوسرے بھی آپ سے محبت رکھ سکتے ہیں۔ یا ایسے لوگوں کی رفاقت ہے جو شیخ میں شراکت رکھتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ مقامی کلیسیا میں ایسے بہت سے لوگ ہو سکتے ہیں جو محض اپنے آپ کو تسبیحی ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ گیہوں کے درمیان کڑوے دانے ہیں (متی 13 باب 24 تا 32 آیات)۔ (مترجم کی توضیح: مُراد یہ کہ دیدنی کلیسیا میں نجات یافتہ اور غیرنجات یافتہ لوگ شامل ہوتے ہیں جب کہ نادیدنی کلیسیا میں صرف نجات یافتہ ایماندار شامل ہیں)۔

### کلیسیا کی قیادت (الیڈر شپ)

افسیوں 4 باب 11 تا 13 آیات

۱) مسیح نے اپنے لوگوں کی مدد اور رہنمائی کرنے کے پردازی ہے؟.....

نوٹ: رسول اور نبی مسیح کی کلیسیا کی بنیاد کے لیے تھے۔ آج کوئی رسول اور نبی موجود نہیں (افسیوں 2 باب 19 تا 20 آیات)۔ تاہم ان کی خدمات نے عہد نامہ کے نوشتوں میں حفظ ہیں۔

۲) ان میں سے کونے عہدے آج بھی موجود ہیں؟.....

۳) چوہاں (نگہبانوں) اور اُستادوں کے کیا کام ہیں؟ (12 آیت).....

۴) ان کا مقصد کیا ہے؟ (12 تا 13 آیات).....

عبراں پر 13 باب آیت 17

۱) آپ کا اپنے چروں ہوں یا ایلڈر ہوں (بزرگوں) کی جانب کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

۲) آپ کو اُنکی فرمانبرداری کیوں کرنی چاہیے؟

خدا نے چاہا کہ اُس کی کلیسیا میں موثر اور موزوں قیادت قائم ہو۔ جو کہ مختلف طور سے چوا ہے، نگہبان یا ایلڈر (بزرگ) کہلاتے ہیں۔ یہ تمام عہدے ایک ہی خدمت پر مشتمل ہیں۔ ان کا مقصد خدا کے لوگوں کو کلام کی منادی سنانا، سیکھانا، حوصلہ افزائی کرنا اور تعمیہ کرنا ہے۔ کلیسیا کی یہ قیادت ہماری روحانی نشوونما کے لیے ضروری ہے۔ یہ دوسرے لوگوں سے آپ کی محبت کا ایک حصہ ہے کہ آپ اپنے رہنماؤں کی عزت اور فرمانبرداری کریں۔ کلیسیا کی قیادت کو بھی خدا کے لوگوں سے بے حد محبت کرنی چاہیے۔

کلیسیائی زندگی

کلسوں 3 باب 12 تا 17 آیات

۱) خدا کے لوگوں کو کیا پہن لینے کو کہا گیا ہے؟ (12 آیت)

۲) جب کوئی مسیحی آپ کا گناہ کرے تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ (13 آیت)

۳) کیوں؟

۴) محبت کیا کرتی ہے؟ (14 آیت)

۵) ہم میں کیا بستا چاہیے اور ہمارے دلوں پر کس کے حکومت ہونی چاہیے؟ (15 آیات)

(16 آیات)

۶) اس کے کیا نتائج ہونے چاہیے؟ (16 تا 17 آیات).....

کلیسا کی زندگی محبت کی زندگی ہے۔ محبت سے مُراد دوسروں کو معاف کرنا اور ان کی برداشت کرنا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے سے طلاق کے ساتھ رہنا چاہیے۔ ہمیں ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرنی چاہیے اور اکٹھے مل کر خدا کی عبادت کرنی چاہیے۔ بطور ایک مقامی جماعت آپ کو دوسروں سے محبت کرنے اور ان کی خدمت کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو ہر وقت دوسروں کے قصور معاف کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ چونکہ مسیحیوں کے باہمی تعلقات میں محبت کلیدی درجہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طرح ہم سب مسیح کے مشکل بننے کے لیے نشوونما پاتے ہیں جس طرح مسیح نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔

غیر مسیحیوں سے محبت

غیر مسیحی

گلتیوں 6 باب 10 آیت

۱) ہمیں کس کے ساتھ نیکی کرنی چاہیے؟.....

۲) کیا آپ کو صرف مسیحیوں سے محبت رکھنی چاہیے؟.....

۳) کیا آپ غیر مسیحیوں کے بارے میں کسی نیکی کا تصور کرتے ہیں؟.....

جو ہم سے نفرت رکھتے ہیں

لوقا 6 باب 27 تا 28 اور 36 آیات

۱) آپ کا اپنے دشمنوں کے بارے میں کیا روایہ ہونا چاہیے؟ (27 آیت).....

۲) آپ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرنا چاہیے جو آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں؟ (28 آیت).....

.....۳) آپ کو کیوں رحمہل ہونا ضروری ہے؟ (36 آیت).....

خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں سے اسی طرح محبت رکھیں جس طرح جب ہم اُس کے دشمن ہی تھے خدا نے محبت رکھی (رومیوں 5 باب 8 آیت)۔ بے شک یہ آسان کام نہیں لیکن خدا نہیں چاہتا کہ یہ کام ہم اپنی طاقت کے بل بُوتے پر کریں۔ یہ ہمارے دشمنوں سے محبت ہی ہے جو ہماری حقیقی مسیحی محبت کے کردار کا اظہار ہے۔ اس طرح ہم اپنے خداوند کے ہمشکل بنتے ہیں جس نے ہم سے محبت کی جب ہم اُس کے دشمن ہی تھے۔ غیر مسیحیوں سے محبت کرنا ہمارے لئے سچ کی گواہی کا حصہ ہے۔ بے شک آپ بھی سچ کے پاس مسیحی محبت کے ذریعے ہی آئے تھے۔ تاہم دشمنوں سے محبت کرنے سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ جب آپ پر کوئی حملہ کرے تو آپ اس کا دفاع نہ کریں۔ جب کوئی خلاف ضابطہ آپ پر حملہ کرے تو اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کی حفاظت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے (خودج 22 باب 2 آیت؛ زبور 82 کی 3 آیات؛ زبور 118 کی 10 تا 11 اور زبور 140؛ زبور 144 کی 1 تا 2 آیات)۔

#### پارت 4: محبت کیسے کی جائے؟

مسیحی محبت کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم اپنی طاقت سے کر سکتے ہیں۔ اس لیے دوسروں سے محبت کرنے کے لیے ہمیں خدا کی مدد کی ضرورت ہے۔

#### خدا کی محبت کو جاننا

1۔ یوحنا 4 باب 10 تا 20 آیات

.....۱) ہم کیوں کر محبت کر سکتے ہیں؟.....

.....۲) کیا آپ خدا سے تو محبت کرتے ہیں لیکن دوسروں سے نہیں؟.....

.....۳) اگر آپ کہیں کہ آپ خدا سے محبت کرتے ہیں لیکن دوسروں سے محبت نہیں کرتے

..... تو آپ کون ہیں؟.....

## رومیوں 5 باب آیت

1) خدا نے ہمارے دلوں میں کیا ڈالا ہے؟.....

2) ایسا خدا نے کس کی مدد سے کیا ہے؟.....

## کلسوں 3 باب 13 آیت

1) آپ کو کیا کرنا چاہیے؟.....

2) آپ کو ایسا کیوں کرنا چاہیے؟.....

## یوحننا 15 باب 9 تا 12 آیات

1) ہم سے کس نے محبت کی؟ (9 آیت)

2) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (9 آیت)

3) کیسے؟ (10 آیت)

۴) مجھ ہمیں کیا کرنے کا حکم دیتا ہے؟ (12 آیت)

بے شک ہم خود بخود دوسروں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اسی لیے ہمیں ہمیشہ مجھ جو ہم سے  
محبکرتا ہے اُس کی طرف تکتے رہنا چاہیے۔ اگر ہم خدا کی محبت کو قبول کریں اور اپنی زندگیوں  
میں اس کے مظہر کو پہچانیں تو یہ ہمیں دوسروں سے محبت کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔ ہمیں اپنے  
آپ سے یہ کہنا چاہیے: ”میں اس شخص سے اس لیے محبت رکھتا ہوں کیونکہ خدا مجھ سے محبت رکھتا  
ہے۔“ ہم جتنا خدا کی محبت کی گرفت میں ہوں گے اتنا ہی دوسروں سے محبت کریں گے۔ آپ کوہر  
روز اپنے لیے خدا کی محبت کو پرکھنا چاہیے اور اس کے لیے شکرگزاری کے طور پر دوسروں سے محبت  
رکھنے کا تمدنی ہونا چاہیے۔

## مدد کے لیے خدا پر بھروسہ

جس طرح آپ کو دوسروں سے محبت رکھنے کے لیے خدا کی محبت کو قبول کرنا ضروری ہے اسی طرح  
آپ کو دوسروں سے محبت رکھنے کے لیے خدا پر انحصار کرنا بھی لازم ہے۔ خدا سے درخواست کریں

کہ وہ دوسروں سے محبت رکھنے میں آپ کی مدد کرے اور یہ اعتماد رکھیں کہ وہ ضرور آپ کی مدد کرے  
گا۔ دوسرے الفاظ میں ”محبت بذریعہ ایمان“۔

#### فلپیوں 4 باب 13 آیت

- ۱) پُلِس رسول مسیح کے ذریعے کیا کر سکتا تھا؟.....  
.....  
۲) پُلِس کا رویہ کیسا تھا؟.....  
.....

#### فلپیوں 4 باب 6 آیت

- ۱) آپ کو کس بات کے لیے دعا کرنی چاہیے؟.....  
.....  
۲) دوسروں سے محبت رکھنے کے لیے کیا آپ کو مدد مانگنا چاہیے؟.....  
.....

تاہم دوسروں سے محبت رکھنے کے لیے آپ کو تین باتوں کا خیال رکھنا درکار ہے۔

اول: آپ کو خدا کی محبت کو قبول کرنا چاہیے اور اپنے لیے خدا کی محبت کے بارے میں مراقبہ کرنا چاہیے۔ دوئم: آپ کو ضرور خدا سے مدد مانگنی چاہیے اور صرف اُسی پر انصھار کرنا لازم ہے۔ سوم: عمل کرو! دوسروں سے محبت رکھنے کا آغاز کریں۔ ان کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ کسی دوسرے کے لیے کچھ کرنے کا منصوبہ بنائیں۔ کسی بیمار کی تیمارداری کے لیے جائیں۔ دوسروں کے کام میں عملی مدد کریں۔ دوسروں سے قول و فعل میں محبت رکھنے لیے مندرجہ ذیل جدول سے استفادہ حاصل کریں۔

لوگ جن کی میں مدد کر سکتا / سکتی ہوں	کیسے مدد کی جاسکتی ہے	میں کب مدد کروں گا / گی

## ڈکھوں کو برداشت کرنا ڈکھوں کو کیسے برداشت کیا جائے؟

مسیحی مختلف اقسام کے مصائب سے نفع نہیں سکتے۔ حقیقت میں کوئی شخص بھی برائی سے بھری ہوئی دُنیا میں ڈکھ سے آزاد نہیں ہو سکتا چاہے یہ جسمانی یا جذباتی ڈکھ اور درد ہو۔ تاہم مسیحیوں کی خدا سے صلح ہے۔ اس لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے ہمیں کیوں ڈکھ سہنا چاہیے؟ کلام مقدس ہمیں کئی وجوہات بتاتا ہے کہ ہم کیوں ڈکھ اٹھاتے ہیں۔ معنی خیزاندار میں آپ کی مسیحی زندگی کا میعاد ڈکھ کی موجودگی میں ہی نمایاں ہو گا۔

### پارٹ 1: ڈکھ اور ہمارا گناہ

ڈکھ ہمارے گناہوں کے لیے تادیب و تنبیہ:

عبرانیوں 12 باب 11 آیات

- ۱) خدا اپنے فرزندوں سے کیا کرتا ہے؟ (5 تا 6 آیات).....
  - ۲) ہمیں مصیبت و ختنی کو کیسے دیکھنا چاہیے؟ (7 آیت).....
  - ۳) جب خدا ہمیں تنبیہ کرتا ہے تو ہمارا کیا رویہ ہونا چاہیے؟ (9 آیت).....
  - ۴) خدا کیوں ہمیں تنبیہ کرتا ہے؟ (10 آیت).....
  - ۵) خدا کی تنبیہ کا کیا نتیجہ ہے؟ (11 آیت).....
  - ۶) اگر آپ پر مصیبت و ختنی ہو تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ (2 تا 3 آیات).....
  - ۷) اگر ہم سچ پر غور نہ کریں تو کیا ہو گا؟ (3 آیت).....
-

میجی دُکھ اور مصیبت اٹھا سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی گناہ کرتے ہیں۔ ایسے دُکھ شرعی و قانونی سزا نہیں اور نہ ہی غیر ایمانداروں کے لیے دوزخ کے درد کا پیشگی احساس ہے۔ اس کے بر عکس دُکھ ہمارے گناہوں کی اصلاح و تدبیر کے لیے خدا کی طرف سے ہیں تاکہ ہم اُس کی قدوسیت میں شریک ہو سکیں۔ ہمیں خدا پر الزام دھرنے کی بجائے خدا کی تنبیہ کی اطاعت کو اختیار کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں کو ترک کرنا چاہیے؟ ایسا تب ہی ہو سکتا جب ہم سچے یوسع کو مرکز نگاہ بنائیں گے کیونکہ اُس نے ہماری خاطر دُکھ سہے۔ ہمارے دُکھ خدا کے ابدی قبہ کا پیش خیمه ہی نہیں بلکہ ہمارے اپنے لیے پارسائی اور قدوسیت کا ذریعہ بھی ہے۔

### دُکھ گناہوں سے ہماری کشکش اور جدوجہد

رومیوں 7 باب 21 تا 25 آیات

(۱) پُوس کے مسائل کو پیان کریں (21 تا 23 آیات)

(۲) پُوس اپنے آپ کو کس حالت میں بیان کرتا ہے؟ (24 آیت)

(۳) کیا آپ کا کبھی ایسا تجربہ ہوا ہے؟.....

گناہ کے خلاف ہماری کشکش اور جدوجہد ہی اصل دُکھ کھلاتی ہے۔ یہ خدا کو دلگیر کرنے کی آشنائی کا غم ہے۔ اور یہ گناہ سے مکمل طور پر آزاد ہونے کے لیے دُکھ بھری آرزو بھی ہے۔ پیش یہ باطنی مگرایک پُر زور دُکھ ہے۔

رومیوں 8 باب 12 تا 23 آیات

(۱) ہم کس چیز کے پابند ہیں؟ (12 تا 13 آیات)

(۲) روح القدس کس کام کے لیے ہماری رہنمائی کرتا ہے؟ (13 تا 14 آیات)

۳) اگر روح القدس ہماری اس طرح رہنمائی کرتا ہے تو ہماری محانت کیا ہے؟ (14 آیت)

..... تا 16 آیات

۴) گناہ کے خلاف جدوجہد میں ہم کس کے ذکھوں میں شریک ہوتے ہیں؟ (17 آیت)

..... ۵) مسیح کے ذکھوں کا نتیجہ و حاصل کیا تھا؟

..... ۶) ہمارے ذکھوں کا نتیجہ و حاصل کیا ہو گا؟

..... ۷) ہمارے ذکھوں کی مقابلہ نہیں ہو سکتے؟ (18 آیت)

..... ۸) ہمیں کس بات کی امید رکھنی چاہیے؟ (23 آیت)

(بدن کی مخلصی مسیح کی آمد ثانی پر ہمارے جی اٹھنے کی طرف ایک اشارہ ہے) روح القدس کی مدد سے ہم گناہ کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ روح القدس اس ذکھ کی جنگ میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ ہمیں کبھی بھی ما بیوس نہیں ہونا چاہیے۔ گناہ پر غالب آنے کے لیے ہمارے ذکھ مسیح کے ذکھوں میں شراکت ہیں اور ذکھوں کی یہ شراکت مسیح کے جلال میں شراکت کی محانت ہے۔ مسیح یوں کی زندگی کا نمونہ یعنی ذکھ اور پھر جلال ہم میں بھی ہونا ضروری ہے۔ اسی لیے ہم مسیح کی آمد ثانی کے لیے بے حد آرزومند ہیں جب ہم اُس کے جلال میں داخل ہوں گے اور گناہ پر ہماری آخری فتح ہمارے بدنوں کے جی اٹھنے میں ہو گی۔

پارٹ 2: ذکھ اور ہمارا ایمان

یعقوب 1 باب 2 تا 4 آیات

۱) جب آپ آزمائش و مصیبت میں ہوں تو آپ کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟ (2 آیت)

..... ۲) آپ کی آزمائش کا کیا مقصد ہے یا ہو سکتا ہے؟ (3 آیت)

..... ۳) اس امتحان کا کیا نتیجہ ہے؟ (3 آیت)

..... ۴) صبر ہماری کس جانب رہنمائی کرتا ہے؟ (4 آیت)

## رومیوں 5 باب 3 آیات

۱) ذکر ہمارے اندر کوئی صفات پیدا کرتے ہیں؟ (3 آیات).....

..... ۲) امید کیوں مایوس نہیں ہوتی؟ (5 آیت).....

## پطرس 1 باب 6 تا 7 آیات

۱) آپ کو کس چیز میں خوش ہونا چاہیے؟.....

..... ۲) آزمائش آپ کے ایمان کے بارے میں کیا ثبوت دیتی ہے؟.....

..... ۳) مصدق ایمان کا کیا نتیجہ ہوگا؟.....

..... (کب).....

ذکر اور آزمائش بسا اوقات ہمارے گناہوں کی وجہ سے واقع نہیں ہوتی۔ خدا ہم پر مشکلات آنے دیتا ہے تاکہ ہمارا ایمان نشوونما پائے اور اس طرح ہمارا مصدق ایمان پھل بھی لائے۔ ذکر ہماری شخصیت میں مسح کے اوصاف پیدا کرتے ہیں۔ یہ ہمیں صبر کرنا سکھاتے، بالغ ایماندار بنتے اور خدا میں ہماری امید کو مضبوط بنتاتے ہیں۔ اس لیے ہمیں تمام تر ذکر کوں کو خوشی سے قبول کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ خدا ان کو استعمال کر کے ہمیں مسح کے ہمکل بنتا ہے۔

**پارٹ 3: مسح اور راستبازی کے لیے مصائب**

## راستبازی کے لیے ذکر

## پطرس 2 باب 18 تا 25 آیات

۱) سچائی کے لیے ذکر اٹھاتے وقت کس کے بارے میں سوچنا چاہیے؟ (19 آیت).....

..... ۲) جب آپ بے انصافی کے باعث ذکر اٹھاتے ہیں تو خدا کا رویہ کیا ہوتا ہے؟.....

۳) کیا ایسی مصیبتوں سے آپ کو حیرانی و گہرا ہٹ ہونی چاہیے؟  
..... کیوں؟ (21 آیت).....

(۴) ذکر اٹھانے میں آپ کے لیے کون نمونہ ہے؟ (21 آیت)  
 .....  
 (۵) ہمارے ذکھوں پر مستحیل یوسع کا کیا ر عمل تھا؟ (23 آیت)  
 .....

..... ۱) جب آپ راستبازی کی خاطر دکھاتے ہیں تو آپ کیا ہیں؟ (14 آیت) .....  
1- پدرس 3 باب 13 تا 17 آیات

۲) آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ (15 آیت)

۳) آپ کو سچ کی کیسے گواہی دینی چاہیے؟ (16 آیت).....

۲) اس کا کیا نتیجہ کیا ہوگا؟

نیکی کے لیے ذکر اٹھانا ایک طور سے برکت کا باعث ہے کیونکہ مجھ نے بھی راستا باز ہوتے ہوئے ناراستوں کے لیے ذکر اٹھائے۔ ایسا کرنے میں ہم مجھ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ آزمائشوں سے گھبرانے کی بجائے ہمیں مجھ کو اپنے دلوں میں خداوند جان کر اُس کی گواہی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس طرح ذکر گوؤں کو برداشت کر کے ہم خدا کے نام کو جلال دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے دشمن ہمیں الزام تراشی پر شرمند ہوں گے جب ہم ان کے سامنے دینداری کی زندگی گزاریں گے۔

## میسح کے نام کی خاطر دکھاٹھانا

۱۔ پدرس 4 باب 12 تا 19 آیات

۱) جب آپ دکھاٹتے ہیں تو کس کے دکھوں میں شریک ہوتے ہیں؟ (13 آیت)

- ۲) آپ کارویہ کیسا ہونا چاہیے؟ (13 آیت).....
- ۳) آپ کوں چیز کی طرف دیکھتے رہنا چاہیے؟ (13 آیت).....
- ۴) آپ کیوں مبارک ہو؟ (14 آیت).....
- ۵) آپ کوں چیز کے لیے ذکر نہیں اٹھانا چاہیے؟ (15 آیت).....
- ۶) ذکر ہوں میں آپ کارڈ عمل کیا ہونا چاہیے؟ (16 آیت).....
- ..... (19 آیت)۔

جب ہم ذکر اٹھاتے ہیں تو مسیح کے ذکر ہوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہم مسیح کے جلال میں بھی شریک ہوں گے۔ ہمیں اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کرنا چاہیے اور مسلسل یتیکی کرتے رہنا چاہیے۔ مسیح کے لیے ذکر اٹھانا احتراق ہے جس کے لیے ہم خدا کی ستائش کرتے ہیں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ اب ہمارے ذکر ہوں سے مراد آنے والا جلال ہے۔ اس لیے ذکر ہمیشہ ہماری ہی بھلائی کے لیے ہیں۔ کچھ ذکر لگنا ہوں کی تدبیر کے لیے خدا کی طرف سے ہماری تربیت ہیں۔ اور دیگر ذکر لگنا ہوں کے خلاف ہماری اندر وہی جدوجہد اور نکاش کا نتیجہ بھی ہیں۔ اور باسا اوقات ذکر ہمارے ایمان کی جانچ بھی ہو سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ہم یتیکی کریں اور مسیح سے وفادار بھی ہوں تو بھی ہم ذکر اٹھاسکتے ہیں۔ آئیے ہم اپنے ذکر ہوں میں خدا کو اذرا م دینے کی بجائے اُس کے نام کو مبارک کہیں۔ ذکر ہوں میں ہم مسیح کی مشاہدہت رکھیں اور اُس جیسا رویہ رکھیں تاکہ جب وہ دوبارہ اس ذکر میں آئے تو ہم بھی اُس کے ساتھ جلال پائیں۔ آئیے مسیح کو اپنا خداوند قبول کریں اور موجودہ ذکر ہوں کو صبر کے ساتھ برداشت کریں جو کہ مسیح کے ساتھ جلال کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ ذکر ایک طور سے خدا کے لوگوں کی اصلاح و پاکیزگی کا ذریعہ بھی ہیں۔ حقیقی سمجھی روح القدس کی طاقت سے ذکر سبھ سکتے اور خدا میں خوش رہ سکتے ہیں۔ اور جب ذکر کی گھڑی آتی ہے تو یا کاروں کی ستائش خدا کی اہانت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ذکر مسیحیوں کے کردار کا حصہ ہیں۔ ایسا شخص جو مسیحی زندگی کی تصویر کشی صرف مسرت و آسائش پر میں کرتا ہے وہ کلام مقدس کے بارے میں بہت کم جانتا ہے۔ مسیحی زندگی کا جلال یہ ہے کہ ہم ذکر ہوں میں اپنے خدا میں خوش رہیں۔ حتیٰ کہ ایماندار اُسی دمای پیسی میں بھی خوش رہتے ہیں کیونکہ ایک دن خدا انہیں اپنی ابدی حضوری و رفاقت بخشنے گا۔

## آپ اپنے جذبات کے ساتھ کیسے پیش آتے ہیں؟

اس سبق میں ہم بہت ہی تکلیف دہ اور تشویش کن چار قسم کے جذبات کے بارے میں خور کریں گے لیعنی خوف، پریشانی، خنگی یا عادوت اور رفتگی دباو۔ پیشک ہم سب اپنی زندگی میں کسی نہ کی وقت ان تمام جذبات کا تجربہ رکھتے ہیں۔ حقیقت میں آپ اپنی زندگی میں ان چار طرح کے جذبات میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ کے زیر اثر ہوئے ہوں گے۔ ایسے جذبات خدا کے ساتھ آپ کی رفاقت کو برداشت کے ساتھ ساتھ آپ کے لیے خدا کی فرمانبرداری میں رکاوٹ کا باعث بھی ہوتے ہیں۔ خدا کا کلام خوف، پریشانی، فکر مندی، غصہ یا عادوت اور رفتگی دباو کے بارے میں وضاحت سے بھر پور ہے۔ جب ہم ان باتوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں ایک بات واضح ہونی چاہیے کہ ہم محض احساسات کے بارے میں لستگو نہیں کر رہے، مثلاً یقین گرتے وقت کسی شخص میں خوف کا احساس پیدا ہونا۔ بلکہ ہم خوف، پریشانی یا فکر مندی، غصہ یا عادوت اور رفتگی دباو مجیسے رویوں کے بارے بات کر رہے ہیں۔ بے شک بڑے کتوں کے پاس سے گزرتے وقت خوف عمومی معاملہ ہے لیکن ہم ایسے حالات میں خوف ذہد ہونے سے انکار کر سکتے ہیں۔ بے شک بسا اوقات احساسات بے قابو ہوتے ہیں لیکن ہم خدا کی عطا کردہ قدرت سے اپنی سوچ اور اعمال پر قابو پاسکتے ہیں۔

### پارت 1: خوف اور فکر مندی

واعظ 12 باب 13 آیت

- ۱) وہ کوئی دو چیزیں ہیں جو انسان پر فرض ہیں؟.....
- ۲) کیا ہر طرح کا خوف غلط ہے؟.....
- ۳) کس قسم کا خوف درست و موزوں ہے؟.....

می 10 باب 27 آیات

- ۱) کس قسم کا خوف اہم ہے؟ (28 آیت)  
.....

۲) کیوں؟ (31 آپاٹ).....

۳) آپ کس کا خوف رکھتے ہیں؟...

۱۔ پدرس 3 باب 13 تا 14 آیات

- ۱) آپ کوں سے نہیں ڈرنا چاہیے؟.....

۲) ایسی چیزوں کی فہرست بنائیں جو غیر مسیحیوں کے لیے خوف کا باعث ہیں.....

ہمارے اندر خدا کا خوف ہونا چاہیے۔ بہر کیف ہمیں انسانوں کا خوف نہ رکھنے کے لیے کہا گیا ہے یعنی ان کی آراء اور اعمال کا خوف۔ مزید ہمیں ایسی اشیا کا بھی خوف نہیں ہونا چاہیے جن سے اکثر انسان خوف زدہ نظر آتے ہیں مثلاً موت، یہاری اور غربت وغیرہ وغیرہ۔ غیر مسیحیوں کے خوف ان کو ساکن بنادیتے ہیں اس وجہ سے وہ خدا کے حکم کے مطابق عمل نہیں کر سکتے۔ خدا کا خوف ہمیں انسانی خوف سے آزاد کرتا ہے تاکہ ہم خدا کی مرضی پوری کر سکیں۔ خدا جو لا تبدیل اور حاکم اُس کا خوف اُسکی تقطیم کرنے اور اُسے ابدي جلال دینے کے بارے میں سمجھاتا ہے جب کہ ہم کمزور، ضرورت مند اور انحصار کرنے والے ہیں۔ خوف کو جسمانی رو عمل بھی کہا گیا ہے۔ یہ ایک نفیسیاتی حالت ہے جس میں ہمارا جسم ”گرد وئی مادہ“، ”ایڈرینالن“ (Adrenalin) چھوڑتا ہے جس سے پھوٹوں میں تناؤ آ جاتا ہے اور جسم اپنے آپ کو کسی عمل کے لیے تیار کر ہوتا ہے۔ یہ ہمارے جسم میں خدادادھاظتی عمل یعنی قوت مدافعت ہے۔ اس طرح کا خوف اچھا ہے اور جس کی کلام مقدس نقی نہیں کرتا۔ جیسا کہ کسی چنان کی چوٹی پر کھڑے ہوئے شخص کے اندر خطرے کا خوف اس کو گرنے سے بچاتا ہے۔ اس طرح کے احساسات کو ہمیں خوف نہیں کہنا چاہیے۔ جس خوف کے بارے میں کلام مقدس منع کرتا ہے وہ ”خوف زدہ رویہ“ ہے جو ہمیں خدا کی فرمائبرداری سے

روکتا ہے۔ اصل میں نامناسب خوف غیر ایمانداری کے مترادف ہے۔

غلط اور صحیح طور پر فکر مند ہونا

متنی 6 باب 25 تا 34 آیات

۱) ایسی اشیا کی فہرست بنائیں جن کے لئے آپ کو فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔.....

.....

.....

۲) کیا کوئی ایسی شے ہے جس کے لیے فکر مند ہونا ضروری ہے؟.....

یعقوب 4 باب 13 تا 17 آیات

۱) کیا مستقبل کے لیے کوئی غلط منصوبہ بندی کی راہ بھی ہو سکتی ہے؟.....

۲) کیا کوئی صحیح راہ بھی ہے؟.....

۳) وہ صحیح راہ کیا ہے؟.....

فکر مندی مستقبل کو اپنے قابو میں لانے کی ہماری کوشش ہے۔ فکر مندی ہمیں اس لیے ساکن کر دیتی ہے کیونکہ یہ ہماری توجہ زمانہ حاضر اور اس کے فرائض سے ہٹا دیتی ہے۔ مندرجہ بالا حوالہ میں یہ مذکور ہے کہ ”بُنِ جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اسکے لیے یہ گناہ ہے“۔ خوف کی طرح فکر مندی بھی خدا کی خدمت میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ اس کے باوجود مستقبل کی منصوبہ بندی کا ایسا مناسب طریقہ بھی ہے لیکن یہ کہ اس زندگی میں کوئی ایسا کام کرو جو آپ کے مستقبل پر اثر انداز ہو۔ ایسے منصوبوں میں ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہمارے مستقبل پر خدا ہی اختیار رکھتا ہے اس لیے ہمارے منصوبوں کی تکمیل نہیں بھی ہو سکتی۔

نامناسب خوف اور فکر مندی کے لیے خدا کا حل

خدا کا اقتدار و اختیار

افسیوں 1 باب 11 آیت

۱) کیا خدا تمام تاریخ کے لیے کوئی منصوبہ رکھتا ہے؟.....

- ۲) خدا اپنے مقاصد کے استحکام کے لیے کس قدر کام جاری رکھتا ہے؟.....
- ۳) کیا کوئی شے حادثاتی طور پر یا مقدر کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے؟.....
- ۴) کیا خدا آپ کی زندگی میں مطلق اختیار رکھتا ہے؟.....

### خدا کا وعدہ

رومیوں 8 باب 28 آیت

- ۱) کیا حتیٰ کہ زندگی کے ذکر بھرے لمحات بھی بنیادی طور پر اچھا مقصود و نتیجہ رکھتے ہیں؟.....
- ۲) کیا زندگی میں کسی شے کا خوف ہونا ضروری ہے؟.....

رومیوں 8 باب 38 تا 39 آیات

- ۱) کیا آپ مجھ سے مُجہد ہو سکتے ہیں؟.....
- ۲) آپ کو نے مخلوق کا خوف رکھنا چاہیے؟.....

متی 6 باب 32 تا 33 آیات

- ۱) کیا خدا آپ کی تمام ترضیویات مہیا کرنے کا وعدہ کرتا ہے؟.....
- ۲) فکرمند ہونے کے لیے کیا کوئی چیز ہے؟.....
- خدا پوری تاریخ کا مطلق خداوند ہے جو ہر ایک چیز کو وقوع پذیر ہونے کے لئے اپنے ٹھہرائے ہوئے ارادہ کے مطابق پورا کرتا ہے۔ اسی لیے مساواۓ خدا کے خوف کے، فکرمند اور خوف زدہ ہونا نامناسب ہے۔ خوف اور فکرمندی گناہ ہے کیونکہ یہ خدا کی محبت اور قدرت کی نبی کرنے کے مترادف ہے۔ جب ہم خوف اور فکرمندی کے اختیار میں ہوتے ہیں تو اصل میں ہم خدا کو یہ کہر ہے ہوتے ہیں کہ آپ میری مدد کے لیے ناکافی قدرت رکھتے ہیں یا پھر آپ میری مدد کے لیے مجھ سے محبت نہیں رکھتے۔ ایسا کرنا دروغ گوئی ہو گا۔

**خوف اور فکر مندی کی عادات پر غالب آنا**

**خدا کے وعدوں پر دھیان دینا (ایمان)**

**1۔ پلپس 3 باب 13 تا 15 آیات**

..... ۱) آپ کو خوف کی بجائے کیا کرنا چاہیے؟ (15 آیت)

..... ۲) اس سے کیا مراد ہے؟

**زبور 37 کی 1 تا 5 آیات**

..... ۱) آپ کو فکر مندی کی بجائے کیا کرنا چاہیے؟

..... ۲) خداوند کیا کرے گا؟

**خدا کو پکارنا (ذعا)**

**فلپیوں 4 باب 4 تا 7 آیات**

..... ۱) آپ کس چیز کے بارے میں دعا کرتے ہیں؟ (6 آیت)

..... ۲) آپ کو ماں گنے کے ساتھ ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ (6 آیت)

..... ۳) خدا کس چیز کا وعدہ کرتا ہے؟ (7 آیت)

..... ۴) کیا آپ کو خوش رہنا چاہیے؟ (4 آیت) کیوں؟

**سب سے قبل خدا کی فرمانبرداری**

**متی 6 باب 31 تا 34 آیات (دبارہ)**

..... ۱) آپ کو فکر مندی کی بجائے کیا کرنا چاہیے؟

..... ۲) پہلے خدا کی پادشاہی کو ڈھونڈنے سے کیا مراد ہے؟

## واعظ 12 باب 13 آیت (دوبارہ)

۱) آپ کو انسانوں کے خوف کی بجائے کیا کرنا چاہیے؟.....

۲) کیا آپ کا خوف خدا کے احکام پر عمل نہ کرنے کا غذر اور چشم پوشی کرنا ہے؟.....

خوف اور گلرمندی اور پریشانی کا حل سادہ ہے۔ ہمیں ضرور خدا کے وعدوں پر دھیان دینا چاہیے اور مدد کے لیے اُسے پکارنا چاہیے۔ اس طرح اپنے گناہ کا اعتراف کریں، خدا کی تجدید کریں اور ہر ایک بات میں خدا کی فرمانبرداری کو مقدم جائیں۔ جب آپ خدا کی تجدید کرتے اور اس میں مسرور ہوتے ہیں تو خوف اور گلرمند ہونا ناممکن ہے۔ خوف کے قطع نظر ہم پر سب سے قبل خدا کی فرمانبرداری لازم ہے۔ خدا کے لیے ہماری محبت اور اُس کا خوف خدا کی فرمانبرداری کی جانب ایک قدم ہے۔ کامل محبت خوف کو دور کرتی ہے (1۔ یوحنہ 4 باب 18 آیت)۔

### پارٹ 2: غصہ اور عداوت

غصہ اور عداوت ممنوع ہیں

افسیوں 4 باب 30 تا 32 آیات

۱) آپ کو کس چیز کو دور کرنا چاہیے؟ (31 آیت).....

۲) جب آپ مندرجہ بالا خصوصیات ظاہر کرتے ہیں تو آپ کس کو رنجیدہ کرتے ہیں؟

(30 آیت).....

۳) آپ کو غصہ، عداوت اور تلخ مزاجی کی جگہ کیا اپنانا چاہیے؟ (32 آیت).....

غضہ یعنی دوسرے لوگوں اور اشیاء کو ملامت کرنا اور عداوت و تلخ مزاجی یعنی دوسرے لوگوں اور مختلف اشیاء کے لیے اندر ہی اندر اپنا مسیحیت میں نازیبیاں ہے۔ ایسی خصوصیات محبت اور معافی کے بر عکس اور مسیحیوں کا طرزِ حیات نہیں۔ غصہ اور عداوت ہمارے اندر زہر بھرتے اور

دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر ایسی خصوصیات خدا اور روح القدس کو رنجیدہ کرتی ہیں۔

### غصہ اور تلخ مزاجی کے ساتھ کیا کیا جائے؟ مسح یسوع کے نمونہ کی پیروی کرنا

1۔ پطرس 2 باب 21 تا 23 آیات

- ۱) کیا مسح نے بھی تلخ مزاجی یا غصہ میں عمل دکھایا؟ .....  
۲) مسح کا عمل کیا تھا؟ .....

.....  
۳) آپ غیر منصفانہ سزا پر کیا عمل دکھاتے ہیں؟ .....

۴) کیا آپ غصہ ہونے کا حق رکھتے ہیں جبکہ آپ کوئی صورتی نہ ہوتی؟ .....

### کچھ عملی تجاویز

افسیوں 4 باب 26 تا 32 آیات

- ۱) جب آپ غصہ محسوس کرتے ہیں تو کیا آپ کو اسی حالت میں بستر پر (سونے کے لیے) چلے جانا چاہیے؟ (26 آیت) .....

..... کیوں (27 آیت) .....

- ۲) جب کوئی آپ کو غصہ دلاتا ہے تو آپ اُس کے ساتھ کیسے بات کرتے ہیں (29 آیت) .....

..... آپ کو کیا کرنا / کہنا چاہیے؟ .....

..... کیا آپ کو اپنے قصور و اروں کو معاف کرنا چاہیے؟ (32 آیت) .....

..... کیوں؟ .....

غصہ اور تلخ مزاجی میں جلد بازنہ ہوں۔ فوراً اس کا سدر باب کریں۔ اپنے قصور و اروں کو معاف

کریں کیونکہ یہوں مج نے بھی آپ کے قصور معاف کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد تعمیری طور پر لوگوں کے ساتھ مسائل و معاملات کو حل کریں نہ کہ ان پر لفظی وار کرتے رہیں۔ غصہ بطور قوتِ حرکہ جذبات کے مسائل کے حل میں آپکی مدد بھی کر سکتا ہے۔ لیکن دوسروں کی سرزنش کا غصہ گناہ ہے۔ جب بھی غصہ کے جذبات سرزنش کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں تو وہ ناپاک غصہ کہلاتے ہیں۔ اور جب ناراضگی کے جذبات ہمارے اندر بد خواہی کے زخم بننے لگتے ہیں تو ہم اس کو تلخ مزاجی کہتے ہیں۔ ہمارے اندر غصے کا احساس گناہ نہیں بلکہ غصبہ ناک سوچ اور اعمال یا تلخ مزاجی گناہ ہے۔

### پارٹ 3: ڈھنی دباؤ

#### ڈھنی دباؤ کیا ہے؟

ڈھنی دباؤ ایسی حالت کا نام ہے جس میں ہم شکست دیں ہو کر امید کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ہم ڈھنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں تو ہم اپنے مسائل اور گناہوں کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں مگر ان کے حل کے لیے کچھ بھی نہیں کر پاتے۔ ہم اکثر اُس بیٹھے رہتے ہیں۔ اس لیے ڈھنی دباؤ ہمیں ایسی باتوں اور کاموں سے روکے رکھتا ہے جن کا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جب جو ہمیں کرنا چاہیے نہیں کر پاتے تو ہمارے مسائل بدتر ہوتے جاتے ہیں اور ہم اور بھی زیادہ دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم جلد ہی غیر متحرک ہو جاتے ہیں۔

**ڈھنی دباؤ کے لیے خدا کا حل**

**مرکز نظر کی تبدیلی**

**فلپیوں 4 باب 4 تا 9 آیات**

- ۱) ہمیں کس میں خوش رہنا چاہیے؟ (4 آیت).....
- ۲) کب؟.....
- ۳) ہمیں کن باتوں پر غور کرنا چاہیے؟ (8 آیت).....
- ۴) ایسی بات عمل کی جانب ہماری رہنمائی کرے گی؟ (9 آیت).....

## اپنے اعمال کی تبدیلی بیدائش 4 باب 2 تا 7 آیات

- ۱) قائن کامنہ کیوں بگڑا؟ (3 تا 5 آیات).....  
۲) خدا نے قائن کو کیا کرنے کے لیے کہا؟ (6 آیت).....  
۳) اور نتیجہ کیا لکلا، کیا قائن نے وہی کیا جو درست تھا؟.....  
۴) خدا نے قائن کو کس بات کے پارے میں خبردار کیا؟.....

ذہنی دباؤ کا حل سوچ اور افعال کی تبدیلی ہے۔ ہمیں ضرور خود پرستی کو چھوڑ کر مسیح یسوع کو مرکزِ زگاہ بناتے ہوئے اُس میں خوش رہنا ہوگا۔ اس طرح ہمیں غیر فعل ہونے کی بجائے خدا کے احکام کی فرمانبرداری میں وہی کرنا چاہیے جو درست ہے۔ جیسے ہی آپ اپنی سوچ کو تبدیل کر کے مسیح کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو ذہنی دباؤ کا احساس غالب ہو جائے گا۔ اس لیے ابھی آپ کو عملی طور پر خدا کے مطالبہ کو پورا کرنا چاہیے۔



## مسیحی شادی کیا ہے؟

نسل انسانی کے تمام تر رشتوں میں سب سے بنیادی رشتہ خاوند اور یوی کارشنہ ہے۔ خدا کے علاوہ دیگر تمام تر رشتے ٹانوی کھلانے ہیں۔ وقت تخلیق خدا نے انسان کی بھلائی کے لیے مرد اور عورت میں شادی کا بندھن قائم کیا۔ لیکن گناہ نے خدا کے مقررہ اس بندھن کی صورت کو منع کرنے کے ساتھ ساتھ بگاڑ دیا۔ اس لیے مسیحیوں کو باسل میں بیان کردہ خاوند اور یوی کے تعلق کو سمجھنے کے لیے تعلیم و تربیت دینے کی ضرورت ہے۔

پارٹ 1: شادی کا بندھن

## شادی کے لیے خدا منصوبہ

پیدائش 2 باب 18 تا 25 آپاٹ

- ۱) خدا نے انسان کے لیے کوئی بات کو اچانہ سمجھا؟ (18 آیت).....

۲) خدا نے انسان کے لیے کیا فیصلہ کیا؟ (18 آیت).....

۳) جانوروں میں سے انسان کے لیے کیا نسل ساکا (19 تا 20 آیات).....

۴) خدا نے انسان کے لیے مدگار کیسے بنایا؟ (21 تا 22 آیات).....

.....

۵) انسان کا خدا کی جانب عورت کے تھفہ کا کیا عمل تھا؟ (23 آیت).....

- ۶) جب آدمی اپنی بیوی سے رشتہ ازدواج میں بندھ جاتا ہے تو کس کو چھوڑے گا؟  
.....(24 آیت)

۷) مرد اور عورت شادی میں کیا ہن جاتے ہیں؟ (24 آیت)

خدا نے انسان کے لیے شادی کا انتظام کیا کیونکہ آدمی کا اکیلار ہنا اچھا نہ تھا۔ اس بات سے ہم سمجھتے ہیں کہ شادی کا بنیادی مقصود رفاقت و ہم نشینی ہے۔ شادی اہم اور سب سے گہری ہم نشینی ہے کیونکہ دو اشخاص ایک بدن ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں! خاوند اور بیوی دونوں اپنی زندگیوں، مال و متعہ اور منزل و مقصد میں ایک دوسرے کو شریک کرتے ہیں۔ یہ گہری ہم نشینی جسی عمل میں ایک مظہر ثبتی ہے جو کہ ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کے ماہین مقصود ہوئی چاہیے۔ اس لیے شادی کے بندھن میں انسان باپ کے اختیار سے نکل کر ایک نئے خاندان میں صاحب اختیار بن جاتا ہے۔

### وفاداری کے لیے خدا کا تقاضا

متی 19 باب 4 آیات

- ۱) ایک آدمی اور عورت کوون اکٹھا کرتا ہے؟.....
  - ۲) آدمی کو کیا نہیں کرنا چاہیے؟.....
  - ۳) کیا طلاق خدا کے شادی کے منصوبے کا حصہ ہے؟.....
- شادی کا بندھن عمر بھر کا ہوتا ہے۔ یہ بندھن ایک مرد اور ایک عورت کو مت تک اکٹھے کر دیتا ہے۔ یوں ہر شخص کو شادی کو صحیحگی سے لینا چاہیے۔ اس طرح شادی کے مسائل طلاق کے لیے بہانے نہیں بلکہ مسائل کے حل کے لیے مشقت طلب حکم ہے۔ اس لیے ناجائز اور نامناسب بنیادوں پر شادی کے بندھن کو توڑنا خدا کی عدالت کو دعوت دیتا ہے۔

### طلاق اور دوبارہ شادی

متی 19 باب 8 آیات

- ۱) کوئی شخص جب طلاق کے بعد دوبارہ شادی کرتا ہے تو کیا کرتا ہے؟ (9 آیت)

۲) طلاق کے لیے وہ کوئی بنیاد ہے جو بغیر گناہ کے دوسری شادی کی اجازت دیتی ہے؟

.....  
1۔ کرتھیوں 7 باب 12 تا 15 آیات

۱) کیا ایک ایماندار کو اپنے ساتھی کو اس لیے طلاق دینا رواہ ہے کیونکہ وہ ایماندار نہیں؟

.....  
(12 تا 13 آیات).....

۲) ایک ایماندار کو کیا کرنا چاہیے جب اس کا غیر ایماندار ساتھی اُسے چھوڑ کر چلا

جائے (15 آیت).....

۳) اگر ایک با ایمان شخص وفادار ہے تو کیا اُسے دوبارہ شادی کر لئی چاہیے

.....(15 آیت)..... (یعنی یہ کہ وہ آزاد ہے یا

نہیں؟)

خدا نے شروع میں طلاق مقرر نہیں کی تھی۔ تاہم انسان کے گناہ کی وجہ سے خدا نے  
رجیمی کی بنابر پر بے گناہ شخص (فریق) کو شادی کے بندھن سے آزاد ہو کر طلاق دینے کی اجازت  
دے دی۔ لیکن ایسا کرنے کے لیے صرف دو وجہات ہیں ایک بدکاری اور دوسری غیر ایماندار  
ساتھی کا چھوڑ کر چلے جانا۔ دیگر کسی وجہ سے طلاق دینا رواہ نہیں۔ ان دو وجہات کے علاوہ تمام تر  
باتیں گناہ کے زمرے میں آتی ہیں۔ حتیٰ کہ بدکاری اور بے ایمان ساتھی کے جدا ہونے کی صورت  
میں بھی با ایمان فریق کو طلاق کا نہیں سوچنا چاہیے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ طلاق خدا کے شادی  
کے اصل منصوبے کا حصہ نہیں تھی۔

پارٹ 2: خاوند اور بیوی کے کردار

بیویاں: پڑھیں افسیوں 5 باب 22 تا 24 آیات

.....  
۱) بیوی کے کردار کیوضاحت کریں۔ (22 تا 24 آیات).....

.....  
۲) ایک بیوی کو کس کی طرح خاوند کے تالع رہنا چاہیے؟ (22 آیات)

۳) خاوند اور بیوی اور کلیسیا کے مابین کیا متوالیت ہے؟ (23 آیت).....

خاوند: پڑھیں افسیوں 5 باب 25 تا 33 آیات

۱) خاوند کا کردار بیان کریں۔ (25 آیت).....

ایک خاوند کو اپنی بیوی سے کیسے محبت کرنی چاہیے؟ (25 آیت).....

۲) مجھ نے کلیسیا کی محبت کی خاطر کیا کیا؟ (25 تا 27 آیات).....

۳) ایک خاوند کو اپنی بیوی سے محبت کی خاطر کیا کرنا چاہیے؟.....

۴) کیا ایک خاوند کو اپنی بیوی سے بڑھ کر اپنی ذات کے لیے سوچنا چاہیے؟ (28 آیت).....

شادی میں خاوند کا اپنی بیوی سے محبت کرنا اولین بات ہے۔ اور وہ اپنی بیوی کا سر ہے

لیکن اُس کا یہ اختیار اپنی بیوی پر حکومت کرنے کے لیے نہیں بلکہ اُس کی مدد اور حفاظت کرنے کے لیے ہے۔ خاوند کو اپنی بیوی کے لیے ہمیشہ قربانی دینے اور بھلانی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس طرح بیوی کو بھی اپنے خاوند کی وقف شدہ اطاعت کرنی چاہیے (بشر طیکہ خاوند خدا کے کلام و احکام کی پاسداری سے مخفف نہ ہو)۔ ایسی فرمائبرداری غلامانہ نہیں بلکہ محبت پر تنی ہے جو کہ ہمیشہ کی زندگی میں برابر کی حق دار ہے جو مجھ کی خوشنودی اور خاوند کے لیے سودمند بھی ہے۔ کسی بھی شادی میں دو سروں کا ہونا مسائل کی پیش نہیں ہے۔ خدا نے آدمی کو عورت کی بھلانی کے لیے سر (Head) کا حق بخشنا ہے۔ اس لیے خاوند کو بیوی سے پر ایثار محبت کرنی چاہیے اور بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت اور عزت کرنی چاہیے کیونکہ اس طرح وہ مجھ کی بھی اطاعت کرتی ہے۔

پارت 3: ازدواجی زندگی میں مسائل کو حل کرنا

معافی کرنے کے لیے تیار رہنا

متی 7 باب 1 تا 5 آیات

۱) آپ کو کیا نہیں کرنا چاہیے (1 آیت).....

۲) آپ کو پہلے کس کے گناہ (صور) کو دیکھنا چاہیے، اپنے یا اپنے ساتھی کے؟ (۳ تا ۵ آیات)

جب بھی بھی مسئلہ پیدا ہو سب سے پہلے اپنی زندگی کو پرکھیں۔ اس سے قبل آپ اپنے ساتھی کے گناہ (صور) کا مقابلہ و موازنہ کرنا شروع کریں اپنے ساتھی کے سامنے اپنے صوروں کا اقرار کریں اور معافی کے لیے درخواست کریں۔

### معاف کرنا

افسیوں 4 باب 31 تا 32 آیات

۱) کیا آپ کو یہ حق ہے کہ جب آپ کا ساتھی آپ کی دل آزاری کرے تو آپ اس سے غصہ ہوں؟ (31 آیت)

۲) آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ (32 آیت)  
کیوں؟

جب بھی دو اشخاص کے درمیان کوئی جھٹ الزام ابھرے تو پہلے اپنے صور کا اقرار کریں اور پھر اپنے ساتھی کو معاف کریں۔ باہمی معافی سے اپنے تعلق کو بحال کریں۔ اسی لیے پوس ہمیں انتباہ کرتا ہے کہ سورج کے غروب ہونے تک تمہاری خنگی نہ رہے (افسیوں 4 باب 26 تا 27 آیات)۔ معافی کے طالب ہوں اور معاف کریں۔ اس طرح آپ ازدواجی مسائل کا حل کر سکتے ہیں۔

مسائل پر حملہ کرو نہ کہ لوگوں پر

افسیوں 4 باب 29 آیت

۱) آپ کے منہ سے کیا نہیں لکھنا چاہیے؟

۲) آپ کے منہ کے کلام کو کیا کرنا چاہیے؟

یعقوب 1 باب 19 آیت

۱) آپ کو کس بات میں تیز ہونا چاہیے؟

۲) آپ کوکس بات میں دھیما ہونا چاہیے؟  
 مسائل کو ان پر حملہ آور ہو کر حل کریں نہ کہ اپنے ساتھی پر حملہ آور ہوں۔ آپ کی گفتگو  
 آپ کے ساتھی سے اختلاف پیدا کرنے والی نہیں بلکہ تعمیری ہونی چاہیے۔ اپنی کوشش اور طاقت  
 مسائل کے حل کے لیے استعمال کریں۔ یہاں مسائل کے حل کے لیے تین سادہ ترین تجویز کے  
 نمونے آپ کے لیے ہیں۔ (۱) اپنے ساتھی کے سامنے اپنے قصوروں کا اقرار کریں؛ (۲) اپنے  
 ساتھی کو معاف کریں؛ (۳) دونوں مل کر مسائل پر حملہ آور ہوں نہ کہ ایک دوسرے پر۔ ان  
 اصولوں کا اطلاق دیگر طرح کے تعلقات پر بھی ہو سکتا ہے۔ اگر آپ اپنی ازدواجی زندگی میں  
 مسائل کا شکار ہیں تو ان کو کیلئے حل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اپنے پاسٹر یا ایلڈر صاحب کی مدد  
 حاصل کریں۔ وہ آپ کو مخصوص حالات اور ضروریات میں ان اصولوں کے اطلاق کے بارے  
 میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ ان اصولوں کے اطلاق کے لیے ”ٹیبل کانفرنس“ (Table  
 Conference) ایک مددگار طریقہ ہے۔ جس کے لیے اس کتاب کے آخر پر سبق دس کا ضمیمه  
 دیکھیں۔

## وسائل کا کیسے استعمال کیا جائے؟

مسح یوں خداوند ہے۔ یہ بنیادی مسکی اقرار زندگی کے ہر پہلو کے لیے معنی خیز ہے۔ مسح یوں چاہتا ہے کہ اُس کے لیے ہماری وفاداری ہمارے خیالات کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ساتھ تعلقات میں بھی عیاں ہو۔ لیکن مسح ہمارے وقت، پیسہ اور جانیداد جیسے وسائل کا بھی مالک اور خداوند ہے۔ ابطور مسحی آپ کے لئے اپنے وسائل کا استعمال بعض ذاتی پسند کا معاملہ نہیں۔ خدا آپ کی زندگی کے لیے منصوب رکھتا ہے جس میں آپ کے وسائل کی خدمت اور استعمال بھی شامل ہے۔

### پارت 1: وسائل کا باعملی نقطہ نظر

خدا تمام اشیا کا مالک ہے

زبور 24 کی 1 تا 2 آیات

- ۱) زمین اور اسکی معموری کس کی ہے؟.....
- ۲) اس جہاں کے باشندے کس کے ہیں؟.....
- ۳) آپ کا سب سے پسندیدہ مال و متع کس کا ہے؟.....
- ۴) خدا کیوں تمام اشیا کا مالک ہے؟.....

یعقوب 1 باب 17 آیت

- ۱) ہر ایک اچھی شخص کہاں سے ہے؟.....
- ۲) آپ اپنے پیسہ اور جانیداد کے لیے کس کے شکر گزار ہوتے ہیں؟.....  
کیوں؟.....

## خدا تمام اشیا پر حکمرانی کرتا ہے

ایوب 14 باب 5 آیت

- ۱) کیا انسان کی زندگی کی حد مقرر ہے؟.....  
 ۲) یکس نے مقرر کی ہے؟.....  
 ۳) کیا آپ کا وقت آپ کا اپنا ہے؟.....

یسوع 45 باب 7 آیت

- ۱) آپ کی زندگی میں خوشحالی کونلاتا ہے؟.....  
 ۲) کیا آفات خدا کے منصوبہ کے بغیر واقعیتی نتیجہ ہیں؟.....  
 ۳) کیا آپ کی جسمانی کامیابی بھی واقعیتی معاملہ ہے؟.....  
 ۴) پھر کون آپ کے وقت اور وسائل پر حاکم (اختیار کھتا) ہے؟.....
- کلام مقدس کا نقطہ نظر گہگار انسان کی رائے سے کہیں مختلف ہے۔ مذہب محسن کوئی خجی معاملہ نہیں کہے کیونکہ صحیح سب کا خداوند ہے۔ ایسے مسیحی جو کہتے ہیں میرا پیسہ میرا اپنا ہے اس لیے میں اس کے ساتھ جو جی چاہے کر سکتا ہوں۔ ایسے لوگ میسیحیت کی بنیادی باتوں سے ناواقف ہیں۔ ہمارا خدا حاکم مطلق اور حاکم کل بھی ہے۔ جو کچھ بھی ہم رکھتے ہیں وہ اُس کی طرف سے ایک بخشش ہے۔ حتیٰ کہ ہماری زندگی کا آغاز و انعام بھی اُسی کے ابدی منصوبہ کا حاصل ہے۔ اور ہمارے وسائل کا خدا ہمیشہ مالک اور خداوند ہے اور ہم سب اُس کے بندے ہیں۔

پارٹ 2: اپنا وقت اور تو انائی کیسے استعمال میں لائی جائے؟

## وقت اور تو انائی کا اچھا انتظام واستعمال

اسیوں 5 باب 15 تا 16 آیات

- ۱) آپ کو کس طرح جینا چاہیے؟ (15 آیت).....  
 ۲) کیا آپ کو اپنا وقت ضائع کرنا چاہیے؟ (16 آیت).....  
 ۳) آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ (16 آیت).....

۲) کیوں؟ (16 آیت)

- تہسلیکیوں 3 باب 10 تا 11 آیات

۱) کیا کامل خدا کو پسند ہے؟ (11 آیت)

۲) بے کار لوگ اکثر کیا بن جاتے ہیں؟ (11 آیت)

.....  
بے کار بننے کی بجائے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (10 اور 12 آیات).....

آپ کے وقت اور تو نانی کے استعمال میں ترجیحات

خدا کے ساتھ وقت

زبور 119 تا 11 آیت

۱) آپ اپنی راہیں کیسے پا کر رکھ سکتے ہیں؟ (9 آیت)

۲) آپ کو اپنا وقت کس کام کے لیے استعمال کرنا چاہیے؟ (11 آیت)

لکھیوں 4 باب 2 تا 4 آیات

۱) آپ کو کس بات کے لیے وقف شدہ ہونا چاہیے؟.....

۲) آپ کو کس چیز کے لیے دعا کرنی چاہیے؟.....

وقت اور کام

- تہسلیکیوں 4 باب 11 تا 12 آیات

۱) آپ کو کہن کاموں کا آرزومند ہونا چاہیے (مثلاً تین کام)؟

الف: .....

ب: .....

ج: .....

۲) آپ کو یہ تین کام کیوں کرنے چاہیں؟ (دو وجہات)

الف: .....

ب: .....

### خاندان کے ساتھ وقت

افسیوں ۵ باب ۲۲ آیت تا ۶ باب ۴ آیت

۱) بیویوں کو کیا کرنا چاہیے؟ (۲۲ اور ۳۳ آیات).....

۲) شوہروں کو کیا کرنا چاہیے؟ (۲۵ اور ۳۳ آیات).....

۳) والدین کو کیا کرنا چاہیے؟ (۶ باب ۴ آیت).....

۴) بچوں کو کیا کرنا چاہیے؟ (۶ باب ۱ تا ۳ آیات).....

### کلیسیا کے ساتھ وقت

عبرانیوں ۱۰ باب ۲۵ آیت

۱) ہمیں کس عمل سے باز نہ آنے کی تائید کی گئی ہے؟.....

۲) ہمیں کیا کرنا لازم ہے؟.....

۳) کیا دوسروں کے ساتھ کر عبادت اور رفاقت اختیاری ہے؟.....

### دوسروں کی خدمت اور وقت

گلتیوں ۶ باب ۱۰ آیت

۱) ہمیں کس کے ساتھ بھلانی کرنی چاہیے؟.....

۲) کب اور کس قدر؟.....

یعقوب ۱ باب ۲۷ آیت

۱) کیا ہمیں صرف اپنا ہی خیال رکھنا چاہیے؟.....

۲) ہمیں اور کس کی دیکھ بھال کرنی چاہیے؟.....

## کلیسیوں 4 باب 5 تا 6 آیات

- ۱) کیا ہمیں گواہی کے موقع کا مثالیٰ ہونا چاہیے؟.....  
 .....  
 ۲) کیا آپ با قادرگی سے گواہی دیتے ہیں؟.....  
 .....

خدا کے ساتھ محبت، خاندان اور کلیسیا میں دوسروں کی مدد کرنا لازم ہے۔ ہمیں اپنے وقت کا جدول بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم یہ کام سرانجام دے سکیں۔ اس کے بعد ہمیں تفریح اور مشغله کے لیے وقت بھی درکار ہے۔ لیکن ایسا نہیں کہ ہم سارا وقت ایک طرح کے کام میں گزار دیں۔ ہمیں اپنے وقت کا استعمال تنگی سے کرنا ہو گا۔ مزید رآں! گزندلازی باتیں جن کو کبھی بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہمیں ضروراً کیلئے میں دعا اور کلام مقدس کے مطالعہ میں خدا کے ساتھ وقت گزارنا ضروری ہے۔ ہمارے لیے کام کرنا بھی ضروری ہے۔ ہمیں اپنے خاندان کے ساتھ بھی وقت گزارنا چاہیے اور کلیسیا میں دوسروں کی خدمت کے لیے بھی وقت درکار ہے۔ دوسری سب چیزیں ثانوی ہیں۔ ہمیں صرف کام میں ہی سارا وقت نہیں گزار دینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہمارے پاس خاندان اور کلیسیا کے لیے کوئی وقت نہ ہو۔ اس لیے آپ کو اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے وقت کا جدول بنانا چاہیے۔ محض ایک ہی بات یا چیز کے لیے تمام تر وقت گزار دینا اچھا نہیں حتیٰ کہ بابل کے مطالعہ اور دعاء کے لیے بھی نہیں۔ ہمارا وقت خدا کے کلام کے مطابق محتاط طریقہ سے استعمال ہونا چاہیے۔ جب بھی آپ اپنے وقت کے استعمال کی منصوبہ بندی کریں تو خدا چاہتا ہے کہ آپ معمول کی محنت اور کام کے ساتھ ساتھ ایک دن آرام کے لیے بھی ذہن میں رکھیں۔ اس دن کو بابل میں سبت کا دن کہا گیا ہے (خروج 20 باب 8 تا 11 آیات)۔ سبت کا دن پاک رکھنے کے لیے اپنے پاسٹر سے مشورہ کریں۔ اس سبق کے اختتام پر وقت اور توانائی کے استعمال کی نسبت سے آپ کی مدد کے لیے ایک عملی خاکہ تیار کیا گیا ہے۔

پارٹ 3: آپ کو اپنا پیسہ اور جائیداد کیسے استعمال کرنی چاہیے؟

**آپ کے خاندان کی ضرورت**

1- تھیس 5 باب 8 آیت

- ۱) آپ کو کس کی خبر گیری کرنی چاہیے؟.....  
 .....

۲) اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ کون ہیں؟.....  
..... طبع 3 باب 14 آیت

- ۱) آپ کو کیا کرنا چاہیے؟.....  
..... ۲) کیوں؟ (دو وجہات بیان کریں).....

آپ کی تربیت کون تاکرتا ہے؟ (کلیسیا کے بزرگ یعنی ایلڈر اور پاسٹر)  
..... تین تھیں 5 باب 17 تا 18 آیات

- ۱) کون دو چند عزت کے لائق ہے؟.....  
..... ۲) کیا وہ مزدوری کے حق دار ہیں؟.....

گلتوں 6 باب 6 آیت

- ۱) آپ کو کلام کے خدام کے ساتھ کیا شریک کرنا چاہیے؟.....  
..... ۲) کیا آپ با قاعدگی سے اپنے پاسٹر کی خدمت میں شریک ہوتے ہیں؟.....

ضرورت مند

..... تین تھیں 6 باب 17 تا 18 آیات

- ۱) دولمندوں کو کیا نہ بننے کا حکم دیا گیا ہے؟ (17 آیت).....  
..... ۲) اُس کو کیا کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ (17 تا 18 آیات) [چار اشیاء بیان کریں] ...  
.....  
.....  
.....

- ..... ۳) کیا آپ کو اپنی دولت کے ساتھ خود غرض ہونا چاہیے؟.....

2۔ کرنٹیوں 9 باب 6 تا 9 آیات

- ۱) کیا خدا چاہتا ہے کہ آپ بے دریخ دیں؟ (7 آیت).....  
..... ۲) یہ کس کو طے کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ دوسروں کو کتنا دیں؟ (7 آیت).....

### (۳) اگر آپ دیں گے تو کیا خدا آپ کو خطرات میں رہنے دے گا؟ (۶ اور ۹ آیات)

اپنے پیسے اور جانیداد کے استعمال کے لیے آپ ایک سمجھیدہ ذمہ داری رکھتے ہیں۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو آپ کو اپنے خاندان کی خبر گیری کرنی ضرور ہے۔ اگر غیر شادی شدہ ہیں تو اپنے والدین اور بھائیوں کی خدمت کرنی چاہیے۔ تاہم اگر آپ بچے ہیں تو بے شک یا آپ کا کام نہیں ہے۔ لیکن ایک بانج سمجھی ہونے کی حیثیت سے آپ کے لیے اپنی کلیسیا کی مالی مدد بھی کرنا ضروری ہے کیونکہ کلیسیا سے آپ کی روحانی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو دوسروں کی مدد کرنا بھی درکار ہے۔ یہ کام آپ کسی غریب شخص کو کھانا کھلا کر یا کسی مشتری کی مدد کر کے بھی کر سکتے ہیں۔ آپ کا پیسہ آپ کا نہیں ہے کہ آپ جیسا چاہیں اُسے استعمال کریں۔ لیکن یہ خدا کی طرف سے آپ کو دیا گیا ہے اور اس لیے اس کو خدا کے کلام کے مطابق ہی استعمال کرنا ضروری ہے۔ خدا جو تمام اشیا کا مالک ہے اور جس نے آپ کو یہ سب کچھ دیا ہے آپ سے تقاضا کرتا ہے کہ آپ وہ یکی دیں جو کہ کلیسیا کی خدمات کے لیے استعمال ہوتی یعنی انجیل کی خدمت کے لیے اور غریب لوگوں کی دیکھ بھال کے لیے بھی۔ (استثناء 14 باب 22 اور 28 تا 29 آیات)۔ آپ وہ یکی ہی نہیں بلکہ کلیسیا میں دوسروں کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں (1۔ ٹھیس 6 باب 17 تا 19)۔ اس معاملہ میں آپ کے پاسڑیا ایلڈ رصاحب ان آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ پیسے کے استعمال کا ایک طریقہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی آمد فی کا بجٹ تیار کریں کہ آپ کا پیسہ کہاں کہاں استعمال ہو گا۔ یہ عمل اس بات میں بھی آپ کی مدد کرے گا کہ آپ مقرر نہ ہوں اور پھر کسی کو آپ کی ضمانت دینی پڑے۔

وقت

کلام مقدس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کی فہرست تیار کریں	اس ہفتہ میں اپنی سرگرمیوں کی فہرست بنائیں (آپ نے اپنا وقت کیسے استعمال کیا)
اپنے خاندان کی خبر گیری دوسروں کی مدد	کام شخصی عبارت کلیسیا

۱) ایسی ذمہ داریوں کی نشاندہی کریں جو آپ نے بہتر طور پر ادا نہیں کیں؟

۲) ایسی ذمہ داریوں کی نشاندہی کریں جو فوری ادا کرنا ضروری نہیں۔

۳) اب اگلے ہفتے کے لیے ایسا جدول بنائیں جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ آپ نے کون کونسا وقت ضائع کیا ہے اور وہ کوئی ذمہ داریاں تھیں جن کو آپ پورانہ کر سکے۔ اگر آپ بڑے پیمانے پر اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے تو اپنے پاسٹر سے تباویز حاصل کریں۔

### پیسہ

- ۱) آپ نے کس بات / کام میں اپنا پیسہ ضائع کیا؟
- ۲) اگر آپ نے اپنا پیسہ ضائع نہیں کیا تو پھر کس قدر آپ نے دوسروں کی مدد کی؟ (یاد رکھیں! اپنے لیے پیسہ خرچ کرنا برائی نہیں ہے۔ لیکن صرف اپنی ذات کے لیے پیسہ خرچ کرنا برائی ہے جبکہ دوسرے محتاج ہوں)
- ۳) مندرجہ ذیل جدول میں خالی گلہ پُر کریں جس میں آپ کو اپنا ذاتی بجٹ تیار کرنے میں مدد ملے گی۔

آمدنی: (ماہانہ).....	(کیش، مادی اشیاء نہیں)
گھر کا کرایہ (اگر مالک مکان نہیں).....	
فون.....	
کھانا.....	
گاڑی کی اقساط یا ٹرانسپورٹ کا خرچ.....	
گاڑی کی مرمت.....	
کپڑے اور گھر کا سامان.....	
چچ کے لیے.....	
غربا کی مدد.....	
تفریح.....	
دیگر.....	
ماہانہ کل اخراجات.....	

## دوسروں کو کیسے گواہی دی جائے؟

بطور مسیح ہمیں مسح کے گواہ بننا چاہیے۔ ہم سب کی برابر ذمہ داری ہے کہ ہم دوسروں سک مسح کی انجیل پہنچائیں۔ یقینی طور پر ایسے مسیح بھی ہیں جو گل و قت (پورا وقت) خدمت میں ہیں۔ لیکن ہماری ذمہ داری بھی ہے کہ جن لوگوں سے ہم ملتے ہیں ان کو انجیل کا پیغام پہنچائیں۔ پطرس اپنے پہلے خط میں یوں لکھتا ہے۔ ”لیکن تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی کا ہنوں کا فرقہ، مقدس قوم اور اسی امت ہو جو خدا کی ملکیت ہے تا کہ اُس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشی میں بُلا�ا ہے۔“ (1۔ پطرس 2باب 9 آیت)۔

### پارٹ 1: گواہی کی قوت محرکہ اوجہ تحریک: خدا کا حکم

بطور خدا کے لوگ ہماری اجتماعی ذمہ داری  
مسح کا حکم

تی 28 باب 18 تا 20 آیات

- ۱) مسح یسوع کیا رکھتا ہے؟ (18 آیت)
  - ۲) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (19 آیت)
- 

- ۳) ہمیں کس چیز کی تعلیم دینی چاہیے (20 آیت).....

تاریخ سے ایک مثال

1۔ تحصیلکیوں 1 باب 4 تا 10 آیات

- ۱) تحصیلکیوں کی کلیسا کو انجیل کیسے پہنچی؟ (5 آیت).....

۲) انہوں نے انجیل کے پیغام کو کیسے قبول کیا؟ (۶ آیت)

۳) اس کا کیا نتیجہ تکلا؟ (۸ آیت)

## گواہی کی قدرت (روح القدس)

### کلیسیا سے خدا کا وعدہ

اعمال 1 باب 8 آیت (نوت: اس وعدے کا اطلاق بالخصوص رسولوں اور بالعموم تمام مسیحیوں پر ہوتا ہے)۔

۱) مسیح کیا وعدہ کرتا ہے؟.....

۲) اس وعدے کے مطابق مسیحی کیا ہوں گے؟.....

۳) کہاں؟.....

### تاریخ سے ایک نمونہ

اعمال 4 باب 23 آیات

۱) مسیح کس بات کے لیے دعا کرتے تھے؟ (۲۹ تا ۳۰ آیات).....

۲) خدا کا ر عمل کیا تھا؟ (۳۱ آیت).....

۳) جب مسیحی روح القدس سے معمور ہوئے تو انہوں نے کیا کیا؟.....

مسیح نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اُس کے گواہ بنیں۔ اور یہی ہماری وجہ تحریک ہے۔

ہمارے لیے یہ ارشاد برہا راست بادشاہوں کے بادشاہ کی طرف سے آتا ہے۔ یہ کام سرانجام دینے کے لیے مسیح ہمیں اپنے روح کی قوت بھی بخشتا ہے۔ اس لیے ہمیں خدا سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں روح القدس کی قدرت بخشے تاکہ ہم ایمانداری سے اُس کے گواہ بن سکیں۔ یوں ہم مسیح کے گواہ اس لیے بن سکتے ہیں چونکہ اُس نے ہمیں حکم دیا ہے اور وہ ہمیں روح القدس کے ذریعے قوت فراہم کرتا ہے۔ اس لیے ہمارے پاس یہ کام نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ہمیں اختیار اور قوت بخشی کی گئی ہے۔

## پارت 2: پیغام بنیادی پیغام (مُسْح)

1۔ کرنتھیوں 15 باب 1 تا 7 آیات

۱) پیغام کا مرکز کون ہے؟

۲) مُسْح کے بارے میں کیا بنیادی صداقت ہے؟

یو جنا 3 باب 16 تا 17 آیات

۱) مُسْح کون ہے؟

۲) خدا نے کس مقصد کے لئے اپنے بیٹے کو سمجھا؟

۳) خدا انسان سے کس کام کے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے؟

ہمارا پیغام ہمارا تجربہ نہیں بلکہ مُسْح ہے۔ مُسْح کون ہے اور اس نے کیا کیا؟ اس کے ساتھ ہم مُسْح پر ایمان لا کر نجات پانے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ انجیل ہے۔ آپ کسی شخص کو چاہے کچھ بھی بتائیں لیکن اگر یہ نہ بیان کیا جائے کہ مُسْح کون ہے اور اس نے اپنی موت اور جی اٹھنے میں کیا کام سرانجام دیا تو آپ مُسْح کی گواہی نہیں دیتے۔ اس لیے ہمیں لوگوں کو مُسْح پر ایمان لا کر اس کی ابدي زندگی کی دعوت دینی چاہیے۔ ایمان کوئی عقلی تولیت نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو مُسْح خداوند کے لیے وقف کرنے کا نام ہے۔

### ضروری اور اک کاپس منظر

ایک شخص شاید اس وجہ سے انجیل کو سمجھنے سکے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ خدا کون ہے اور انسان کا اصل مسئلہ کیا ہے۔ جب رسولوں نے یہودیوں کو پیغام سنایا تو ان کا پیغام مُسْح مرکوز تھا۔ تاہم جب انہوں نے غیر اقوام سے کلام کیا تو انہوں نے اس کا آغاز اس نقطے سے کیا کہ خدا کون اور گناہ کیا ہے؟ آپ کو بھی شاید اپنی گواہی کے لیے یہاں سے ہی شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

## اعمال 17 باب 22 تا 31 آیات

۱) پُوس رسول نے کہاں سے شروع کیا؟ (24 آیات) .....  
.....

۲) پُوس رسول نے اتحیتے والوں کو کیا بتایا؟ .....  
.....

.....  
۳) اس کے علاوہ پُوس اور کیا بحث کرتا ہے؟ (30 آیات) .....  
.....

بسا اوقات ہمیں لوگوں کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ ہمارا خدا انسان کے گناہ کی وجہ سے اُس سے ناراض ہے۔ آج کے دور میں بہت سارے لوگ یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ گنہگار ہیں اور ایک دن اُن کو خدا کی عدالت کا سامنا کرنا ہے۔ آپ کے لئے لوگوں کو یہ بات بتانا ضروری ہے کہ خدا منصف ہے اور وہ انسان کی بغاوت کی سزا ضرور دیتا ہے۔ سب سے بڑھ کر ان کو بتائیں کہ وہ گنہگار ہیں۔ متی 5 باب 21 تا 30 آیات ایک اچھا حوالہ ہے جس سے آپ کو واقف ہونا چاہیے اسی طرح متی 22 باب 37 تا 38 آیات۔ ان حوالہ جات سے آپ ظاہر کر سکتے ہیں کہ صرف یسوع مسیح ہی خداوند ہے۔ خدا کی پیچان کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کو جاننا ہمیں مسیح کی آشناً اور اُس کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے کے لیے بنیاد مہیا کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل خلاصہ یہ بیان کرتا ہے کہ ہمیں کسی شخص کو کیا بتانا ہے۔

۱) خدا نے ہمیں پیدا کیا اور وہی انصاف کرنے والا ہے۔

۲) ہم نے خدا کے احکام و آئین کو توڑا اور سزاوار اٹھیرے۔

۳) مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مر گیا اور پھر قبر سے جی اٹھا۔

۴) ہمیں مسیح یسوع پر ایمان لانا چاہیے۔

مزید یہ چار نکات کچھ تفصیل کے ساتھ اس طرح ہیں۔ اور یہ چار نکات کی ترتیب آسانی سے زبانی یاد کی جاسکتی ہے۔ (۱) خدا، (۲) انسان، (۳) مسیح اور، (۴) ایمان:

۱) خدا اور تخلیق: ایک ہی سچا خدا ہے جس کے تین رکن (اُقانیم) ہیں یعنی خدا باپ، خدا بیٹا اور خداروح القدس۔ جنہوں نے اس کائنات کو خلق کیا اور اس پر مطلق اختیار رکھتے ہیں اور

اس کی عدالت کریں گے۔

۲) انسان اور گناہ: انسان خدا کی خدمت و خوشنودی کے لیے پیدا کیا گیا لیکن اس نے خدا سے بغاوت کی اور خدا کے آئین و احکامات کو توڑا جس کے نتیجہ میں اس پر سزا یعنی موت کا حکم لا گو گیا۔

۳) مسیح: مسیح خدا کا بیٹا ہے جو انسان بن کر انسان کے گناہوں کا ندیہ دیتا ہے۔ موت کے بعد قبر سے جی اٹھا اور اب ابدی حکومت کرتا ہے۔

۴) خدا کا وعدہ: خدا تمام گنجائروں کو معاف کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ اور ہمیں اپنے فرزند بننے کا حق بخشتا ہے تاکہ اُس کے لوگ بن جائیں۔ اور خدا نے ہمیں دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے تاکہ ہم اُسکے ساتھ ابدی رفاقت رکھ سکیں۔ ہمیں گناہ سے محبت کو چھوڑ کر اپنے زندہ مسیح پر ایمان رکھنا چاہیے۔ آپ ان چاروں نکات کے بنیادی مضمون کے لیے پہلے سبق کی نظر ثانی کر سکتے ہیں۔

### پارت 3: طریقہ و ترتیب

#### عام اصول

لکھیوں 4 باب 5 تا 6 آیات

۱) آپ کو باہر والوں (غیر ایمانداروں) کے ساتھ کیسا برداشت کرنا چاہیے؟.....

۲) ایسا برداشت کیا جان کر کرنا چاہیے؟.....

۳) آپ کا کلام کیسا ہونا چاہیے؟ (6 آیت).....

۴) آپ کیا کرنا آنا چاہیے؟.....

1۔ پطرس 3 باب 15 تا 16 آیات

۱) آپ کا مسیح کی جانب کیسا رویہ ہونا چاہیے؟ (15 آیت).....

(مسیح کی جانب رویے سے مراد یہ ہے کہ آپ کو اپنے دل میں اُسے اپنا واحد اور مطلق خداوند کا رتبہ دینا)

- ۲) آپ کس کام کے کرنے کے لیے تیار ہنا چاہیے؟  
.....
- ۳) آپ کس انداز میں جواب دینا چاہیے؟ (16 آیت)  
.....
- سمج کے لیے ہماری گواہی دانشمندانہ، شائستہ اور محبت بھری ہوئی چاہیے۔ انھیل کے پیغام کے لئے ہمیں شائستہ اور عاقل ہونے کے ساتھ ساتھ واضح اور بغیر سمجھوتہ کیے گواہی دینا ضروری ہے۔

### کچھ مخصوص مدد

بیادی طور پر دو طرح کے لوگ ہیں جن کو آپ گواہی دے سکتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو آپ جانتے ہیں اور دوسرا ہے جن کو آپ نہیں جانتے۔ آپ اپنی گواہی کا آغاز ایسے لوگوں سے کرنا چاہئیں گے جن کو آپ جانتے ہیں۔ اس کے بعد ایسے لوگوں کی جانب متوجہ ہوں جن کو آپ نہیں جانتے۔ ایسا کرنے کے لیے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ شام کے کھانے پر لوگوں کو اپنے گھر مدعو کر سکتے ہیں۔ ایسا دیگر مسیحیوں کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں میں آپ کا پاسڑ آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ اس طرح دوسروں کے ساتھ سمجھ کی شرکت کے لیے موقعوں کی تلاش میں رہیں اور ان کو استعمال کریں۔

## سبق چار کا ضمیمہ بائبل کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟

کئی ایک طرح سے بائبل کا مطالعہ کسی بھی کتاب کی طرح ہے لیکن دوسری طرف یہ عام کتاب کے مطالعے قسمی مختلف ہے۔ کیونکہ بائبل انسانی ہاتھ سے لکھی گئی انسانی قوائد زبان یعنی اسی اصول گرائز کے تحت رقم ہوئی ہے۔ فقرات کی جو ترکیب و ساخت دیگر کتب کے لیے ہے وہی بائبل مقدس کے لیے بھی ہے۔ لیکن بائبل خدا کا کلام ہے اور دیگر کتب سے مختلف اس لئے ہے کہ یہ اغلاط سے مبررا اور قطعی با اختیار ہے۔ مزید برآں! کسی بھی دوسری کتاب کا مصنف اپنے قارئین کے درمیان اس طرح موجود نہیں ہو سکتا جس طرح روح القدس ہر ایک مسیحی قاری میں موجود ہوتا ہے۔ اس لیے بائبل کے مطالعے کا آغاز دعا سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ صرف روح القدس ہی گناہ کی وجہ سے بے ثور آنکھوں کو کھول سکتا ہے تاکہ ہم کلام کے پیغام کو سمجھ سکیں۔ خدا کا روح القدس ہمارے دلوں کو نیا بنائے گا تاکہ ہم اس کے کلام کو قبول کریں اور ایمان میں اُس کو پکاریں۔ بائبل کے مطالعہ کے لیے ایمان لانے کی آرزو اور کلام مقدس کی تعلیم کی فرماتبرداری کی روح ہوئی چاہیے۔ روح القدس ہمیں محبت بھرا دل دے گا تاکہ ہم کلام مقدس میں روح کی آواز کی فرماتبرداری کریں۔ تاہم بائبل چونکہ انسانی الفاظ و کلمات میں لکھی گئی ہے ہمیں اس کے پر مشقت مطالعہ کے لیے بخوبی تیار رہنا چاہیے۔ روح القدس بائبل کے مفہوم کو ہمارے کان میں نہیں بتائے گا۔ بر عکس اسکے ہم جتنا بائبل کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے جانشناختی کریں گے تو روح القدس اس قدر ہی سچائی سے ہم کو آشنائی بخشے گا۔ ہمارے لیے تمام تر علم و حکمت بائبل میں موجود ہے۔ اس لیے روح القدس اس سچائی کو پانے کے لیے ہمارے دلوں کو کھولے گا۔

بائبل کے مطالعہ کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنی طائرانہ مطالعہ (Survey Reading) اور تالکیدی یا تحقیقی مطالعہ (Intensive Reading)

Study)۔ طائرانہ مطالعہ سے مراد بڑے یا اہم حصول کا مطالعہ کرنا ہے تاکہ اس مضمون سے آگاہی حاصل کی جاسکے۔ لیکن ہر مضمیں کو ایک سال میں ایک دفعہ ضرور مکمل باہل پڑھنی چاہیے جس کے لیے ہر روز صرف پندرہ منٹ درکار ہیں۔ گہرا مطالعہ یا تحقیقی مطالعہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم مختصر حصہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو مثال کے طور پر کسی ایک کتاب، پیراگراف یا فقرے کا گہرا ای میں مطالعہ کرنا ہے۔ آپ ایسا مطالعہ تب ہی کر سکتے جب آپ سروے مطالعہ میں مکمل باہل کا مطالعہ کر رہے ہیں یا کرچکے ہیں۔ بصورت دیگر آپ باآسانی نامناسب تشریح کر سکتے ہیں چونکہ آپ زیر مطالعہ حوالہ جات سے مطابقتی حوالہ جات سے واقع نہیں جو کہ پوری باہل میں نکھرئے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ اس لیے باہل کے مطالعہ کے دونوں طریقے لازم اور مددگار ہیں۔ اگر آپ باہل کے مطالعہ کا آغاز کر رہے ہیں تو ایک منصوبہ تھکلیں دیں اور ہر روز کم از کم پندرہ منٹ مخصوص وقت کے لیے ٹھہرائیں۔ اس کے بعد ہر روز ایک مخصوص وقت میں تحقیقی مطالعہ کے لیے پندرہ منٹ وقت کریں۔ اس ضمیمہ کا بقیہ آپ کو تحقیقی مطالعہ کے بارے میں مدد فراہم کرے گا۔

تاکیدی یا تحقیقی مطالعہ کو مزید دو حصول میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنی کسی مخصوص کتاب کا مطالعہ یا پھر کسی مخصوص مضمون کا مطالعہ۔ مضمون کے مطالعہ میں آپ کسی خاص مضمون و موضوع کا باہل کی تمام کتب کی بنیاد پر تجزیہ کرتے ہیں۔ باہل کے مطالعہ کا یہ اصول ہیلی دفعہ آغاز کرنے والوں کے لیے نہیں ہے۔ تاہم یہ مطالعہ کے لیے بہت ساری مفید گایندیز کی مدد سے کیا جاسکتا ہے۔ مطالعہ کی یہ گایندی موضوعاتی کہلاتی ہے۔ آپ کی آسانی کے لیے موضوعاتی مطالعہ کے لئے چند بنیادی اصول پیش خدمت ہیں۔ (۱) ایسے تمام حوالہ جات کی ترتیب قائم کریں جو متعلقہ مضمون کے بارے میں ہوں باہل کے "کونکورڈنس" (Concordance) اس ضمیمہ میں مفید و مددگار ہو سکتے ہیں۔ (۲) تمام حوالہ جات کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کریں۔ (۳) ان تمام حوالہ جات کی تعلیم کا خلاصہ مرتب کریں اور باہل کی جملہ تعلیم سے اس کی مطابقت کو پرکھیں۔ اس طرح جب آپ خدا کی محبت کے مضمون کا مطالعہ کریں گے تو یہ ہرگز نہ بھولیں کہ خدا اپنے دشمنوں کے ساتھ ناراض بھی ہوتا ہے۔ کسی مخصوص کتاب کا مطالعہ بہت محتاط طریقہ سے کریں اور اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ اس کتاب پر پوری باہل کے وسیع موضوع کا کیا عکس ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے بنیادی اصول یہ ہیں۔ (۱) کسی کتاب کے تحقیقی مطالعہ سے پہلے اس کو مکمل طور پر پڑھیں۔ (۲)

کتاب کو غلف فصلوں (سیشن) میں منقسم کرتے ہوئے ہر ایک فصل کا بغور مطالعہ کر کے اس میں موجود تمام تر نظریات کا خلاصہ تیار کریں۔ (۳) مکمل کتاب کا دوبارہ بغور مطالعہ کریں۔ مکمل بائبل کے مطالعہ کے لیے چند اصول ناگزیر ہیں۔ اور یہ اصول بائبل میں موجود مواد کی اقسام و ساخت پر مبنی ہیں جس پر الہی (الہامی) و انسانی نقوش موجود ہیں۔ سب سے قبل کلام کی تشریح و تفسیر کلام سے ہی کریں (تفسیر کے لفظ سے گھبرائیں نہیں)۔ مطالعہ کرنا ایک طور سے تفسیر کے عمل کا لازمی حصہ ہے۔ تفسیر کرنا اور مطالعہ کرنا دونوں لازم و ملزم ہیں۔ لیکن یہ بات اہم ہے کہ آپ بائبل کی درست تفسیر کر رہے ہیں یا کہ غلط۔ اگر کوئی نہیں ہوا لہ ہو تو اس سے متعلقہ موضوع کا واضح حوالہ جات کے ساتھ موازنہ کریں۔ کلام کبھی بھی اپنے آپ سے متصادم نہیں ہو سکتا لیکن ہماری غلط تفسیر کی وجہ سے شاید متصادم محسوس ہو۔ اگر آپ کے خیال میں کسی حوالہ کا مفہوم (X) ہو اور آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ بائبل کسی اور جگہ اس تصور کو رد کرتی ہے تو یہ بات یقینی ہے کہیں آپ نے متعلقہ حوالہ کی نامناسب تشریح تو نہیں کی۔ کلام کا کلام سے موازنہ کریں تو آپ بائبل کے مطالعہ کے اصولوں کے اطلاق میں خاطر خواہ ترقی کر سکتے ہیں۔

مطالعہ کا دوسرا اصول یہ ہے کہ آپ بائبل کی تفسیر قوائدِ زبان (گرامر) اور جملوں کی ترکیب و ساخت کے مطابق کریں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ متعلقہ متن وہی کہہ رہا ہے جو اس کو کہنا چاہیے۔ انفرادی آیات کے مطالعہ کی بجائے مکمل فقرات کو پیش نظر کھیں (چونکہ بائبل کی آیات کے اعداد انسانی اضافہ ہیں)۔ اسی طرح مخف فقرات کے مطالعہ کی بجائے پورے پیرو اگراف کو ذہن میں رکھیں۔ مزید برآں! اس بات کی طرف توجہ دیں کہ الفاظ، فقرات اور پیرو اگراف کی ترکیب و ساخت میں کیا مطابقت پائی جاتی ہے۔ جب آپ کسی فقرے کو الگ تحلیل طور پر دیکھتے ہیں تو پیرو اگراف کے اندر ایک فقرے کا مفہوم شاید بالکل مختلف ہو۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ بائبل انسانی ہاتھوں سے رقم کی گئی جو قدیم زمانہ کے باشدے تھے۔ ان انسانی مصنفوں کے الفاظ میں ان کے زمانہ کی ثافت کے نقوش عیاں ہیں۔ اس سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ بائبل ایک متروک و منسوخ کتاب ہے۔ اور اس سے مراد یہ بھی نہیں کہ ہمیں ان قدیم مصنفوں کے الفاظ کو صرف انہی کے تاریخی و ثقافتی پس منظر

تک محدود تصور کرنا چاہیے۔ اور بابل کی علامتوں میں جدید دنیا کی تکنیکی تدایر کو مخاط طریقہ سے پڑھیں۔ بابل کے بہتر مطالعہ کے لیے چند مفید وسائل جو آپ کی ضرورت ہو سکتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1. A Concordance (Young's or Strong's)
2. A Bible Dictionary (New Bible Dictionary, Davis' Bible Dictionary)
3. A Book on the Bible History (DeGraaf's Promise and Deliverance)
4. A Set of Commentaries (Calvin, Hendriksen, Tyndale, Henry)
5. A Systematic Theology Book (Berkhof)

## سبق دس کا ضمیمه ٹیبل کانفرنس کا اہتمام

مقام: ایک ایسے مخصوص مقام کا اہتمام کریں جہاں روزانہ بغیر کا وٹ اور دوسروں کی آمد و رفت کے مشاورت ہو سکے۔ ایک ایسا میرنخ کریں جو دیگر مقاصد کے لیے اکثر استعمال نہ ہو۔ تمام تر مشاورت اسی مقام پر کریں۔ اگر باہر مسائل پیدا ہوں تو گھر واپسی تک انتظار کریں اور پھر ان مسائل کے بارے میں گفتگو کریں (بے شک یہ کانفرنس ٹیبل پر ہی ہونی چاہیے)۔ پہلے ہفتہ ہیں افسیوں 4 باب 17 تا 32 آیات ہر شام کو مشاورت و گفتگو سے پہلے پڑھیں۔

.....  
.....  
.....  
.....  
.....  
.....

کانفرنس ٹیبل ایسا مقام عنایت و عطا کی جگہ ہے نہ کہ بحث و نکرار کی۔ اپنے بارے میں بات کرنے سے آغاز کریں لیکن اپنے گناہوں اور ناکامیوں کے لیے معافی سے معاملات کو سلجنے کی کوشش کریں۔ مدد کے لیے بھی درخواست کریں (متی 7 باب 4 تا 5 آیات)۔ تمام تر سچائی محبت سے بیان کریں۔ کوئی مسئلہ کل کے لیے بے مشورت نہ چھوڑیں۔ بے شک تمام تر مسائل ایک ہی بیٹھک میں نہیں حل ہو سکتے۔ آپ کو شاید مسائل کی نوعیت اور ترجیح کی بنا پر ایک جدول یا ایجنسٹ بانا چاہیے۔ اپنی تمام تر تو انہی دوسروں پر تنقید کرنے کی بجائے مسائل کے حل کے لیے استعمال کریں۔ اس بات میں آپ کی منزل اور مقصد مسائل کا حل بہ طابق باہل ہونا چاہیے۔ اس لیے ہمیشہ اپنے ساتھ باہل رکھیں اور اس کا استعمال بھی کریں۔ کانفرنس کا آغاز اور اختتام دعا سے کریں۔ جب آپ کو مد کی ضرورت ہو افسیوں 4 باب 25 تا 32 آیات کا مطالعہ کریں۔

### دستور العمل

اگر کسی کانفرنس کا اختتام بحث و جلت پر بغیر کسی مشاورت کے ہو اور دوسرے خاموشی

سے کنارہ کشی کر لیں تو اس سے مراد ہے کہ ہم نے عنائت و عطا کا سلسلہ روک دیا ہے۔ دوسرا غلط ہے یا درست لیکن آپ کو کافر نہ ٹیکل پر بیٹھ کر عنائت و قبولیت کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اور دوسروں کو دوبارہ مل بیٹھنے کی دعوت دینی چاہیے۔